بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

۲۴ تا ۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ 16 تا 22 جنوری 2015ء

شمارہ: 02

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت!

سزائے موت

یہ قانون تمام آسمانی مذاہب میں موجود ہے

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

- ناک میں آگے بال.....؟!
- مسجد میں محفل حمد ونعت.....؟!
- عورت کا اپنے بال کٹوانا.....؟!

جرمنی میں اسلام مخالف ریلی۔۔ یورپ کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہوگیا

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

نافرمانی رب کریم

ارشاد باری: ﴿وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (النساء)

''اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس (کے ضابطوں) کی حدود سے باہر نکل جائے گا تو (اللہ) اسے دوزخ کی آگ میں داخل کریں گے جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور ایسے ہی لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں اپنی بندگی اور اطاعت میں رہنے پر انعام واکرام اور دنیوی واخروی خوش حالی اور نجات کا اعلان کر رکھا ہے وہیں اپنی نافرمانی اور عدم اطاعت پر وعید اور عذاب کی نوید سنائی ہے۔ کیونکہ انسان کے اردگرد اسی خالق کائنات کی نعمتوں اور نوازشوں کا [illegible] کی اور دنیا و آخرت کی ہر اچھی چیز کا وہی مالک ہے اگر رب العالمین شکر اور اطاعت کا رویہ نہیں رکھتا [illegible] ہے کہ ایسے شخص کو مزید خوشحالی (ذہنی سکون واطمینان) اور فراوانی نعمت کا کوئی حق نہیں۔ اسی لیے نہ صرف کافر بلکہ ایسے وہ مسلمان جو زبان سے بندگی رب کا اعلان تو کر دیتے ہیں لیکن ان کا عمل بالکل اس کے مخالف ہوتا ہے ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی اور ناکامی ہے:

﴿وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۝﴾ (التوبة)

''اگر یہ (منافق) منہ موڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں دردناک عذاب سے دوچار کریں گے اور روئے زمین پر ان کا کوئی حمائتی اور مددگار نہ ہوگا۔''

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (آل عمران)

''آپ فرما دیجیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرو۔ اگر وہ روگردانی کریں تو یاد رکھیے کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتے۔''

انسان کی عدم اطاعت کا رویہ دو بنیادی وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے:

(۱) رسوم ورواج ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَ لَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝﴾ (لقمان)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادا کو پایا اسی کی تابعداری کریں گے (بھلا) چاہے شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔''

(۲) حب مال: ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝﴾ (العادیات)

''بے شک انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ خود بھی اس پر گواہ ہے اور (اصل بات یہ ہے کہ) وہ مال سے محبت کے معاملہ میں بڑا سخت ہے۔''

بحیثیت مسلمان ہمیں ان دونوں کمزوریوں پر قابو پانے کی ضرورت ہے' اللہ کی اطاعت کے معاملہ میں یہی دونوں چیزیں انسان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

اللہ کی نافرمانی کی سزا

[عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ، فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ". ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝﴾] (رواه أحمد)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود اس کی پسندیدہ چیزیں مسلسل دیئے جا رہا ہے تو (سمجھ لیں) کہ وہ مہلت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ہی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ''جب وہ اس بات کو بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے حتیٰ کہ جب وہ شادمانی میں تھے اس بنا پر جو انہیں دیا گیا' ہم نے انہیں یکدم پکڑ لیا پھر اس وقت وہ بالکل ناامید تھے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مختلف طریقے سے آزمائش کرتا ہے' کسی کو مال ودولت میں فراخی دے کر اور کسی کو تنگی دے کر، یہ اس کا نظام ہے جسے وہ خود ہی جانتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نیک انسان کسی نہ کسی پریشانی میں گھرا رہتا ہے اور ایک بدقماش آدمی کا باغی، ناز ونعمت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں سے خوش ہے اور اپنے نیک بندوں سے ناراض ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ وہ لوگوں کے کفر کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔ نافرمانوں کو دنیاوی نعمتیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تدریجاً یعنی آہستہ آہستہ جہنم کی طرف لے جا رہا ہے۔ نافرمانوں کو مہلت دینے کا مطلب ان کو اصلاح کے مواقع فراہم کرنا ہے، کبھی کوئی مشکل آئی اور پھر آسائش دے دی۔ اگر تو وہ سمجھ لے اور اپنی اصلاح کر لے تو وہ عذاب سے بچ جائے گا لیکن اگر اس نے خوشحالی کو اللہ کی نافرمانی میں گزارا تو اللہ تعالیٰ انہیں اچانک پکڑ لے گا پھر توبہ کی مہلت بھی نہیں ملے گی۔ اللہ ان لوگوں کی نافرمانی پر خوش نہیں ہوتا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کو دنیا مچھر کے برابر بھی پسند ہوتی تو کافروں کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔'' جو نعمتیں نافرمان بندوں کو مل رہی ہیں وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دیئے جا رہا ہے ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ قرآن پاک کی آیت اس کی مزید وضاحت کر رہی ہے کہ کفار کو دی جانے والی نعمتیں ان کے لئے آہستہ آہستہ جہنم کا راستہ ہموار کر رہی ہیں اس لئے کہ وہ بھول چکے ہیں کہ ایک دن حساب کا بھی آنے والا ہے۔

13-1-15

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات　　تیری سیرت کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

یوں تو سال کے بارہ مہینوں میں رسول اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا ذکرِ جمیل جلسوں، کانفرنسوں اور خطبات میں جاری رہتا ہے لیکن جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو دل چودہ سو سال پیشتر کی طرف خود بخود اپنے جذبات واحساسات کو منعطف کرا دیتا ہے اور انسان محسن انسانیت ﷺ کی مساعی جمیلہ ان کے عظیم کارناموں اور ان کی سیرت مطہرہ کو زیب عنوان بنانے کے لیے ایمانی خوشی محسوس کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی وہی شخصیت مبارکہ ہے جنہوں نے پوری دنیا میں تمام تر پریشانیوں اور دشواریوں کے باوجود خدائے واحد کی عبادت کا اعلان اور پرچم اسلام کو بلند وبالا کر دیا اور اخلاق کی تلوار سے شرک وبدعت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔ اس حقیقت کا اعتراف صرف مسلمان ہی نہیں کرتے بلکہ غیر مسلم اس کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک ہندو اہل قلم پنڈت دویکا نے لکھا ہے کہ ''میں نے جہاں تک تاریخوں کا مطالعہ کیا ہے میری تحقیق میں ثابت ہے کہ مسلمانوں کے ہادی حضرت محمد ﷺ بڑے نیک اور رحمدل انسان تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی آمد سے پہلے دنیا تاریکی میں پڑی ہوئی تھی۔ یورپ میں ایک بہت بڑا بت ڈون تھا لوگ اس کو خدا مانتے تھے اور اصلی پرماتما کو بھولے ہوئے تھے۔ ایران میں آگ کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی۔ اصلی خالق سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ چین کے رہنے والے اپنے بادشاہ کو خدا کا نائب سمجھتے تھے۔ عرب میں پتھروں کی پوجا اور انہیں چھوٹا خدا سمجھا جاتا تھا۔ وہاں نشہ بازی، ڈاکہ زنی، جنگ وجدال عام تھے۔ ایسے حالات میں آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ آپ کی تعلیمات وہدایات نے جو اثر دکھلایا، ان کے سبب جو برکتیں دنیا میں پھیلی ہیں ان کا ثبوت عرب کے لوگوں کے اخلاق واطوار سے ملتا ہے کہ وہ کیسے ملنسار، مہمان نواز اور مہذب ہو گئے۔ (کتاب وسنت غیروں کی نظر میں ص ۴۱)

حقیقی بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ پوری نوع انسانی کے لیے رحمۃ للعالمین ہیں، اس میں مشرق ومغرب، شمال وجنوب اور گورے کالے کی کوئی تمیز نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے حیوانات کے ساتھ بھی حسن سلوک کا درس دیا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سرور گرامی ﷺ سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع مرتبہ وشان کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کہ ''ہم نے تیرے ذکر کو بلند وبالا کر دیا ہے۔'' دشمنان اسلام کے خاکے آپ کی عظمت وتوقیر کو کم نہیں کر سکتے۔ جو آسمان کی طرف تھوکے گا تھوک اس کے منہ پر آئے گا۔ آپ کی عظمت اور آپ ﷺ سے محبت مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک مومن ہی نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی اولاد، والدین اور تمام انسانوں سے زیادہ عزیز نہ بن جاؤں۔ [لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ]

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے　　اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور دعوت حقہ کا یہ کتنا بڑا انقلاب تھا جس نے ملکوں کی دوری، اقوام کی بیگانگی، رنگوں اور زبانوں کے اختلاف کے باجود سب کے دلوں اور ذہنوں میں ایک ہی تصور اور زبانوں پر ایک ہی کلمہ جاری کر دیا جس نے خالق ومخلوق کے درمیان تمام واسطے ختم کر دیئے اور براہ راست انہیں [ادعونی استجب لکم] کی آواز برحق سے آشنا کر دیا۔ یہ بھی آپ کے عالمگیر پیغام اور دعوت کا اثر تھا جس نے انسانیت کو جہالت سے علم ودانش، حیوانیت سے تہذیب وتمدن، گمراہی سے رشد وہدایت اور عبادت مخلوق سے عبادت خالق کی طرف منتقل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے تئیس سال میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

آج لوگ رات کو چراغاں کر کے اور دن کو جلوس نکال کر سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے محبت رسول ﷺ کا تقاضا پورا کر دیا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے جو نقش ونگار چھوڑے ہیں انہیں زندگی میں رہبر بنایا جائے اور سیرت طیبہ کی روشنی میں شب وروز گزارے جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ایسی صورت میں ضروری یہ ہے کہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع مسلمان کی زندگی کی کامیابی اور دارین میں ذریعہ نجات ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں کے لیے ﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ کی نوید آئی ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
اصلاح اور مصلحین کی فضیلت ..... (خطبۂ حرم)	6
اسلام مخالف ریلی	9
سیرت النبیؐ کے درخشاں پہلو!	10
میرے قائد میرے امیر ..... پروفیسر ساجد میر	12
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	14
گنج ہائے گراں مایہ	18
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں	20
گلستان نبوت کے سنہرے پھول	22
آہ! شیخ القرآن علامہ عبدالسلام رستمیؒ	24
طب وصحت	25
اخبار الجماعہ	26

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... -/500 روپے
ششماہی ..... -/300 روپے
بذریعہ وی پی ..... -/535 روپے
بیرونی ممالک سے ..... -/5500 روپے
فی پرچہ ..... -/15 روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں: عیدالفطر رمضان المبارک کے اختتام پر آتی ہے' دوسری عید عیدالاضحیٰ دس ذی الحجہ کو آتی ہے' تیسری عید کا اسلام میں کوئی وجود نہیں۔ یار لوگوں نے اسے مناظرانہ رنگ دے دیا ہے۔ حالانکہ مسئلہ بڑا واضح ہے کہ آپ ﷺ کی حیات نبوت میں تیئیس بار یہ دن آیا مگر کسی نے محفل منعقد نہ کی' نہ ہی صحابہ کرام اور ائمہ کرام نے یہ دن منایا۔ اگر شریعت میں اس کا منانا ضروری ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی اس سعادت سے محروم نہیں رہ سکتے تھے جو محبت رسول اللہ میں اس قدر سرشار تھے کہ ان کے بعد میں آنے والے لوگ ان کے گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ اس رسم کا موجد ملک مظفر الدین حاکم اربل تھا۔ اس نے 730ھ میں اسے شروع کیا جس میں سیاسی اور دنیاوی اغراض پنہاں تھے۔ چنانچہ مسلمان کسی طرح بھی اس رسم کی ادائیگی کے مکلف نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ہم اپنی معروضات اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ — میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ کے بعد

سزائے موت کا قانون تمام آسمانی مذاہب میں موجود ہے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

سزائے موت کی تاریخی، آئینی' اخلاقی اور معاشرتی اہمیت پر بانکی مون کو مناظرے کا چیلنج' پھانسی رکوانے کیلئے دباؤ پاکستان کی سالمیت کے منافی ہے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سزائے موت کا قانون تمام آسمانی مذاہب میں موجود ہے۔ اسکی تاریخی، آئینی اخلاقی اور معاشرتی اہمیت پر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بانکی مون کو مناظرے کا چیلنج دیتا ہوں، یہ قانون قرآن کے علاوہ بائبل میں بھی موجود ہے۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان سے سزائے موت کا قانون ختم کرانے کا مطالبہ پاکستان سے دشمنی کے مترادف ہے۔ کچھ طاقتیں نہیں چاہتیں کہ ملک میں امن قائم ہو۔ انہوں نے یورپی یونین' یو این سیکرٹری جنرل اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے نام لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں قانون قصاص انسانی زندگی کا محافظ ہے۔ سزائے موت قانون الٰہی ہے۔ پاکستان پر پھانسی رکوانے کیلئے دباؤ پاکستان کی سالمیت کے منافی ہے۔ان کا مطالبہ آئین و قانون کی عملداری سے متضاد ہے۔ یورپی ممالک میں بھی قتل اور دوسرے قبیح جرائم کی سزا موت ہی مقرر کی گئی ہے جس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے مگر ہم پر انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر سزائے موت ختم کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جاتا ہے جو کسی بھی حوالے سے دانشمندانہ نہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ موت کی سزاؤں کا مقصد معاشرے کو گھناؤنے قبیح جرائم سے بچانا ہوتا ہے جس کیلئے یو این سیکرٹری جنرل کو سزائے موت کے مروجہ قوانین کی تائید کرنی چاہیے۔ دیگر مذاہب میں سزاؤں کا تصور یہ حقیقت ہے کہ قوانین کے موثر نفاذ کے بغیر ملک میں آئین و قانون کی حکمرانی اور نہ ہی انصاف کی عملداری قائم کی جا سکتی ہے جبکہ معاشرے کو آئین و قانون کے تابع کر کے ہی اس میں موجود خرابیوں کو دور کیا اور جرائم پیشہ عناصر کو راہ راست پر لایا جا سکتا ہے۔ سزائے موت پر عملدرآمد روکنے کے نتیجہ میں دہشتگردوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ اس صورتحال میں اگر سانحہ پشاور نے پوری قوم اور عالمی برادری کو دہشت گردوں کی سرکوبی کیلئے یکسو کیا ہے تو دنیا کو دہشت گردوں کو پھانسی سمیت پاکستان کے اٹھائے جانیوالے تمام اقدامات پر بھی متفق اور یکسو ہونا چاہیے، پھانسیاں دینے کا سلسلہ آئین اور قانون کے تقاضوں کے مطابق شروع کیا گیا ہے اس لئے پاکستان میں دہشت گردی کی پیدا کردہ موجودہ نازک صورتحال کا احساس کرنا چاہیے اور انہیں اس حقیقت کو نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستان کی کوششوں سے اس خطے میں دہشت گردی کا تدارک علاقائی ہی نہیں' عالمی امن کی بھی ضمانت بن سکتا ہے۔

پاکستان میں اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوتا ہے تو اس سے سعودی عرب میں رہنے والوں کو دکھ ہوتا ہے۔ سعودی سفیر

ہمارے دل ایک دوسرے کے ساتھ دھڑکتے ہیں' پاک سعودی تعلقات مستقبل میں مزید مستحکم ہوں گے۔

پاکستان میں متعین سعودی سفیر جاسم الخالدی نے کہا ہے کہ دین اسلام تعمیر کا علمبردار ہے، تخریب کا نہیں : وہ آباد کرتا ہے ویران نہیں کرتا۔ پاکستان میں اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوتا ہے تو اس سے سعودی عرب میں رہنے والوں کو دکھ ہوتا ہے۔ ہمارے دل ایک دوسرے کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات مستقبل میں مزید مستحکم ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے صوبائی مربز اور جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کے دورے کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم بھی ان کے ہمراہ تھے۔ سعودی سفیر کا کہنا تھا کہ حقیقی اسلام صرف اور صرف کتاب وسنت، عقیدہ صحیحہ اور راسخ ایمان سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ دین اسلام تعمیر کا علمبردار ہے، تخریب کا نہیں : وہ آباد کرتا ہے، ویرانیوں کا خوگر نہیں : باہم متحد ہونے کا درس دیتا ہے، تفریق کا نہیں۔ وہ تمام مسلمانوں کو ایک نعرے پر اکٹھے اور یک جان ہوجانے کا پرزور داعی ہے، چاہے ان کے وطن اور علاقے کتنے ہی دور ہوں اور ان کی زبانیں کتنی مختلف ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ سے ڈرنے اور اسلام کا صحیح فہم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ امت مسلمہ کو اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اخلاق حسنہ کی تکمیل ہے، تمام مسلمانوں کو باہمی رواداری اور بلند اخلاق سے آراستہ ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ملک اور معاشرے میں امن کا داعی بن جائے۔ تشدد، تخریب کاری اور ناحق خون بہانے کی بجائے معاشرہ کے جان و مال کا محافظ اور تعمیر و ترقی کا علمبردار بنے۔

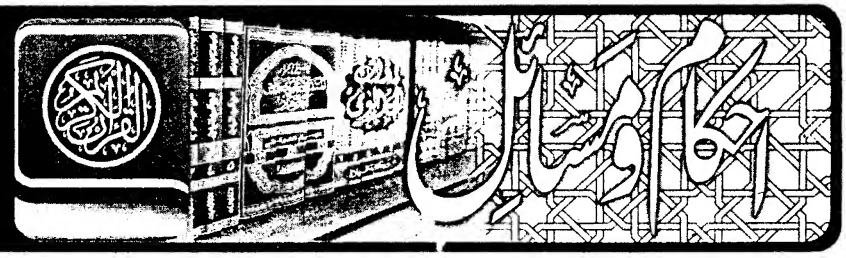

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

ناک میں اُگے ہوئے بال

سوال ناک میں اُگے ہوئے بالوں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ کچھ لوگوں کے یہ بال بڑھ کر ناک سے باہر آجاتے ہیں جو اس کی شخصیت کے بدنما ہونے کا باعث بن جاتے ہیں' کیا ایسے بالوں کو صاف کیا جا سکتا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کوئی چیز فضول یا بے کار نہیں ہوتی' اس میں ضرور کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے' اگرچہ ہم اپنی عقل کے ناقص ہونے کی وجہ سے اس تک رسائی نہ حاصل کر سکیں۔ البتہ بعض پیدا کردہ چیزوں کا کاٹنا یا زائل کرنا امور فطرت میں شمار کیا گیا ہے۔ مثلاً مونچھیں' زیر ناف اور بغلوں کے بال وغیرہ' ان کے متعلق شریعت کے واضح احکام ہیں' ناک کے بالوں کے متعلق شرعی طور پر کاٹنے یا انہیں صاف کر دینے کے متعلق کوئی حکم میری نظر سے نہیں گذرا' اس لیے انہیں اپنی حالت پر رہنے دیا جائے۔ قدیم طب اور جدید میڈیکل سائنس نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ فلٹر کا کام دیتے ہیں' بیرونی گرد وغبار کو دماغ تک نہیں پہنچنے دیتے' اسی طرح اندرونی آلائش کے لیے بھی رکاوٹ کا باعث ہیں' اسے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ تاہم اگر یہ بال تکلیف کا باعث ہوں یا انسانی وقار اور خوبصورتی کے منافی ہوں تو انہیں کاٹا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ صورت مسئولہ میں وضاحت کی گئی ہے اور ہمارا بھی مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگ جب ہنستے ہیں یا بات کرتے ہیں تو ان کے ناک میں اُگے ہوئے بال ان کی شخصیت کو داغدار کرتے ہیں۔ شاید انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا ہوگا اور نہ ہی انہیں اس بات سے کوئی آگاہ کرنے والا ہوتا ہے' ایسے حالات میں اگر انہیں کاٹ دیا جائے تو امید ہے کہ کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ تکلیف دہ چیز کا ازالہ ضروری ہے۔ اسی طرح جو چیز انسانی وقار یا اس کی خوبصورتی میں حائل ہو اسے بھی دور کرنے میں چنداں حرج نہیں' البتہ کاٹتے وقت دو چیزوں کا خیال رکھا جائے:

1. حالت احرام میں انہیں کاٹنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اس حالت میں جسم کا کوئی بھی بال کاٹنا منع ہے۔
2. یکم ذوالحجہ سے قربانی کرنے تک بھی ایسے بالوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے کیونکہ احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ واللہ اعلم!

مسجد میں محفلِ حمد ونعت

سوال کچھ لوگ مسجد میں محفل حمد ونعت کا پروگرام کرتے ہیں' کیا مسجد میں شعر پڑھنے کی اجازت ہے؟ جبکہ مساجد تو عبادت کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں۔ اس کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں کہ ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ مساجد اللہ کے ذکر اور نماز کی ادائیگی کے لیے بنائی جاتی ہیں' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مساجد تو اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہیں۔'' (ابن ماجہ' الطہارۃ: ۵۲۹)

لیکن کچھ ثانوی مقاصد ہیں جن کے لیے مسجد کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سید الفقہاء امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں چند ایک مقاصد کی نشاندہی بھی کی ہے' ان میں سے ایک درج ذیل ہے: ''مسجد میں شعر پڑھنا۔'' (بخاری' الصلوٰۃ' باب نمبر ۶۸)

لیکن یہ اجازت ہر قسم کے اشعار پڑھنے کے متعلق نہیں بلکہ ایسے اشعار کے لیے ہے جو اسلام اور اہل اسلام کے دفاع پر مشتمل ہوں یا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت وصورت کو ان میں بیان کیا گیا ہو۔ جیسا کہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اسلام کی خوبیاں اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینے کے لیے مسجد نبوی میں اشعار پڑھتے تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''اے حسان! میری طرف سے ان مشرکین کو جواب دو' اللہ تعالیٰ تمہاری روح القدس سے مدد فرمائے۔'' (صحیح بخاری' الادب: ۷۱۵۲)

چنانچہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اپنا کلام پیش کرتے' بلکہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے خود منبر رکھواتے' جس پر وہ کھڑے ہو کر مشرکین کی ہجو کرتے تھے۔ (ترمذی' الادب: ۲۸۴۶)

بلکہ ایک دن سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اشعار پڑھ رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گذر ہوا' آپ نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو گھور کر دیکھا اور ناگواری کا اظہار کیا' سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا کہ ''میں تو مسجد نبوی میں آپ سے زیادہ مرتبے والی شخصیت (آپ ﷺ) کی موجودگی میں شعر پڑھا کرتا تھا۔'' پھر آپ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف التفات کر کے ان سے شہادت طلب کی تو انہوں نے بھی آپ کی تائید کی۔ (بخاری' بدء الخلق: ۳۲۱۲)

ممکن ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے وہ حدیث ہو جس میں مسجدوں میں اشعار پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کہ ایک حدیث میں اس حکم امتناعی کی صراحت ہے۔ (ترمذی' الصلوٰۃ: ۳۲۲)

ہمارے رجحان کے مطابق مسجد میں اس قسم کے اشعار پڑھنے کی اجازت نہیں جو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ہوں یا دور جاہلیت کی یادگار' عشقیہ مضامین اور فحش گوئی پر مشتمل

ہوں یا قوالی کی طرز پر بدعات ورسومات کی نشر واشاعت کے لیے انہیں پڑھا جائے۔ البتہ ایسے اشعار مسجد میں پڑھے جا سکتے ہیں جو درج بالا عیوب سے پاک ہوں' وہ بھی اس حد تک کہ مسجد کو غزل خانہ نہ بنایا جائے یا تمام اہل مسجد شعر گوئی میں مصروف نہ ہو جائیں۔ صورت مسئولہ میں محفل حمد ونعت اگر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور رسول ﷺ کی مدح وتعریف پر مشتمل ہو تو اس طرح کی محافل مسجد میں قائم کی جا سکتی ہیں۔ اگر درج بالا عیوب اس پر حاوی ہیں تو اندرون مسجد ہی نہیں بیرون مسجد بھی اس کا انعقاد محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

عورت کا اپنے بال کٹوانا

سوال ہمارے بازاروں اور گلی کوچوں میں بیوٹی پارلرز بنے ہوئے ہیں' جہاں عورتیں مغربی تہذیب کی نقالی کرتی ہوئی اپنے بالوں کی کٹنگ کرواتی ہیں' بعض مقامات پر یہ کام مرد حضرات کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ازواج مطہرات کے ایک عمل کا حوالہ دیا جاتا ہے' براہ کرم اس کی وضاحت کر دیں۔

جواب ہمارے رجحان کے مطابق عورت کے لیے بال کٹوانے کے پانچ مقاصد سامنے آتے ہیں:

- کسی بیماری کے پیش نظر بالوں کو کٹوایا یا منڈوایا جائے۔
- مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے بال کٹوائے یا ترشوائے جائیں۔
- مغربی تہذیب وثقافت کو اپناتے ہوئے اپنے بالوں کو ہلکا کروایا جائے۔
- دوسروں کو دکھانے اور خوبصورت نظر آنے کے لیے بال کٹوائے جائیں۔
- اپنے خاوند کے لیے زیب وزینت کے طور پر اس فیشن کو اختیار کیا جائے۔

جہاں تک پہلے مقصد کی بات ہے تو بیماری کی وجہ سے ایسا کیا جا سکتا ہے' اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ جیسا کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حج کے موقع پر بیماری کی وجہ سے اپنے سر کے بال منڈوا دیے تھے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: ج ۷' ص ۱۷۲' حدیث نمبر ۳۱۲۲)

مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے بالوں کا کٹوانا یا منڈوانا جائز نہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ (صحیح بخاری' اللباس: ۵۸۸۵)

مغربی تہذیب وثقافت کو اپناتے ہوئے بالوں کو ہلکا کرنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ''جو کسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ قیامت کے دن انہی سے اٹھایا جائے گا۔'' (ابوداود' اللباس: ۴۰۳۱)

اس حدیث کے پیش نظر مسلمانوں کو غیر مسلموں کا لباس' وضع قطع اور ان کی تہذیب وثقافت اختیار کرنا حرام ہے۔ اپنے خاوند کے لیے زیب وزینت کے طور پر اسے اختیار کرنا بھی محل نظر ہے کیونکہ خواتین اسلام نے ایسے فیشن اختیار نہیں کیے ہیں اور ان کی شرعاً اجازت نہیں ہے خواہ وہ اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لیے ہی کیوں نہ ہوں۔ دوسروں کو دکھانے اور خوبصورت نظر آنے کے لیے بھی ایسا کرنا درست نہیں۔ اس سلسلہ میں ازواج مطہرات کے جس عمل کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے غسل جنابت کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ازواج مطہرات اپنے بالوں سے لیتی تھیں حتی کہ وہ وفرہ کی مانند ہوتے تھے۔'' (مسلم' الحیض: ۳۲۰)

اس حدیث میں لفظ ''یأخذن'' استعمال ہوا ہے' اس کا معنی ضروری نہیں کہ کاٹنا ہی ہو' بلکہ مسائل طہارت کی مناسبت سے اس کا معنی اپنے بالوں کے خاص انداز میں جوڑا بنانا ہے' عورتیں عام طور پر غسل کے موقع پر ایسا کرتی ہیں' اس وقت بال وفرہ کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں کاف تشبیہ کے طور پر استعمال ہوا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ بال وفرہ نہیں تھے بلکہ دیکھنے میں وفرہ معلوم ہوتے تھے۔ واضح رہے کہ ''وفرہ'' وہ بال ہوتے ہیں جو کانوں تک آ جائیں' بالوں کے اس قسم کے اوصاف مردوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں' عورتوں کے لیے یہ اوصاف نہیں ہوتے۔ اگر اس لفظ کا معنی کاٹنا بھی کر لیا جائے تو بھی فیشن کے طور پر ایسا کرنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ازواج مطہرات نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اپنے بالوں کو کانوں تک کاٹا' انہوں نے سادگی اور ترک زینت کے طور پر ایسا کیا تھا تاکہ کلی طور پر نکاح کے اسباب ودواعی کو ختم کر دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کو آگے عقد ثانی کرنے کی اجازت نہ تھی جیسا کہ قرآن کریم میں اس کی صراحت ہے۔ (الأحزاب: .....)

بہرحال اس حدیث سے نوجوان عورتوں کے بالوں کا فیشن کشید کرنا کئی ایک طرح سے محل نظر ہے:

- اس کی بنیاد اظہار زیب وزینت اور بے پردگی پر ہے۔
- اس سے مقصود مغربی عورتوں کی نقالی ہے۔
- یہ کام مردوں سے کرایا جاتا ہے جو سراسر بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔

ہم اس کی کسی طور پر اجازت دینے کے روادار نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کی آڑ میں مغربی تہذیب وثقافت کو پھلنے پھولنے کا موقع دینا ہے۔ اس حدیث سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ ''وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور وہ شادی کروانے سے بالکل ناامید ہو وہ ایسا کر سکتی ہے جیسا کہ ازواج مطہرات نے کیا تھا' لیکن اسے نوجوان عورتوں کے لیے بطور فیشن ایسا کرنے کی اجازت دینا مغربی تہذیب کی آبیاری کرنا ہے۔''

بہرحال ہمارے خطباء حضرات کو اس کی قباحت اور شناعت مؤثر انداز میں بیان کرنا چاہیے تاکہ ہماری خواتین اس قسم کے فیشن کا شکار نہ ہوں جس کی بنیاد کافر عورتوں کی نقالی اور مغربی تہذیب ہے۔ واللہ اعلم!

اصلاح اور مصلحین کی فضیلت

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر علی الحذیفی حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! جان لو کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز درستی اور اصلاح ہے۔ درستی سے مراد یہ ہے کہ وحی کے ذریعے نفس سدھر جائے، وہی وحی جسے اللہ تعالیٰ نے پاکیزگی اور طہارت کا ذریعہ بنایا ہے جبکہ اصلاح سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے تقاضوں کے مطابق فرد اور معاشرے کے حالات سدھارے جائیں اور اگر دو گروہوں یا دو افراد کے تعلقات میں بگاڑ آئے تو اسے درست کیا جائے۔

چنانچہ اصلاح سے مراد یہ ہے کہ دانائی اور حکمت کے ساتھ دلوں کی دوری کو مٹایا جائے، مختلف خیالات کو آپس میں جوڑا جائے اور ہر حق والے کو اس کا حق ادا کیا جائے۔

آپس کی اصلاح جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاص اور عام فتنوں سے بچنے کے لیے ایک پناہ گاہ ہے، ہر طرح کی چھوٹی اور بڑی مصلحت کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور بے پناہ ضرر اور نقصان کا باعث بننے والی تمام برائیوں سے بچنے کے لیے ایک حصار ہے۔ اور آپس کی اصلاح سے شیطان کے لیے وہ تمام راستے بند ہو جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ انسان کو پھنساتا ہے۔

اقوام اور افراد کی تاریخ کا بغور جائزہ لینے والا جانتا ہے کہ آپس کی اصلاح کے نہ ہونے سے ان میں بہت سارے شر پھیلے، اور آپس کی اصلاح کے ہو جانے سے بہت سارے فتنے اور برائیاں ختم ہو گئیں، کیونکہ ایک ہلکی سی چنگاری ہی ایک بڑے الاؤ میں بدلتی ہے۔

آپس کی اصلاح اسلام کے عظیم مقاصد اور اس کی عمدہ تعلیمات میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الأنفال)

''پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔''

آپس کے سدھار کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جو نماز اور روزے سے بھی افضل ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپس کی اصلاح، جبکہ آپس کا فساد ایک مہلک بیماری ہے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

مہلک بیماری سے میری مراد یہ نہیں کہ اس سے سر کے بال ختم ہو جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد ہے کہ اس سے دین محفوظ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اقوام اور افراد کی تاریخ کا بغور جائزہ لینے والا جانتا ہے کہ آپس کی اصلاح کے نہ ہونے سے ان میں بہت سارے شر پھیلے، اور آپس کی اصلاح کے ہو جانے سے بہت سارے فتنے اور برائیاں ختم ہو گئیں۔

﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النسآء)

''لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے، اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔'' اسی طرح فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم رکھی ہے، یقیناً ایسے اصلاح کرنے والے لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔''

﴿وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''ٹھیک کام کرتے رہنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلنا۔'' اسی طرح فرمایا:

﴿يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''(اور یہ بات اللہ نے آغاز تخلیق ہی میں صاف فرما دی تھی کہ) اے بنی آدم، یاد رکھو، اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں، تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اصلاح کر لے گا اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔'' ارشاد باری ہے:

﴿وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''ہم جو رسول بھیجتے ہیں اسی لیے تو بھیجتے ہیں کہ وہ نیک کردار لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والے اور بد کرداروں کے لیے ڈرانے والے ہوں پھر جو لوگ ان کی بات مان لیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔''

میاں بیوی کے مابین اصلاح سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اختلافی معاملے کا فیصلہ اس طرح کریں کہ ہر کسی کو اس کا حق مل جائے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝﴾ (النسآء)

''اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو، وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ اُن کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔''

﴿وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝﴾ (النساء)

''جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کر لیں صلح بہر حال بہتر ہے نفس تنگ دلی کے طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔''

میاں بیوی کی اصلاح سے خاندان کی بنیاد بکھرنے اور ٹوٹنے سے محفوظ رہتی ہے۔ اس سے خاندانی نظام برقرار رہتا ہے، میاں بیوی کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، آپس داری بڑھتی ہے اور ماں باپ کے باہمی اتحاد سے اولاد کو ایک محفوظ اور مستحکم جائے پناہ ملتی ہے۔

میاں بیوی کی اصلاح سے خاندان کی بنیاد بکھرنے اور ٹوٹنے سے محفوظ رہتی ہے۔ اس سے خاندانی نظام برقرار رہتا ہے، میاں بیوی کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، آپس داری بڑھتی ہے اور ماں باپ کے باہمی اتحاد سے اولاد کو ایک محفوظ اور مستحکم جائے پناہ ملتی ہے۔ بگاڑ اور بے راہ روی سے محفوظ رہنے کے لیے ایک تربیت گاہ میسر آتی ہے اور پدری شفقت کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت ملتی ہے لیکن اگر میاں بیوی کا اختلاف بڑھ جائے اور اصلاح نہ کی جائے تو خاندان بکھر جاتا ہے، اولاد ضائع ہو جاتی ہے، ماں باپ کی علیحدگی کے بعد زندگی میں ناکامی ان کے حصے میں آتی ہے، خاندانی رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور میاں بیوی دونوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس اپنے لشکر کو مخاطب کر کے پوچھتا ہے کہ

''تم میں سے کون ہے جس نے آج کسی مسلمان کو گمراہ کیا ہو، میں اسے اپنے قریب کرنا چاہتا ہوں اور اسے تاج پہنانا چاہتا ہوں۔ تو ان میں سے ایک آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کر بیٹھا۔ ابلیس جواب دیتا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ اپنے والدین سے صلح کر لے۔ پھر دوسرا آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو مسلسل بہکاتا رہا حتی کہ اس نے چوری کر لی، ابلیس جواب دیتا ہے کہ عین ممکن ہے کہ وہ آدمی توبہ کر لے۔ پھر ایک اور آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ آج میں نے فلاں آدمی سے فلاں فلاں گناہ کروائے۔ شیطان پھر جواب دیتا ہے کہ وہ بھی توبہ کر سکتا ہے۔ پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کے پیچھے لگا رہا حتی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اصل کارنامہ تم نے سرانجام دیا ہے۔ پھر وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور اسے تاج پہناتا ہے۔'' (مسلم)

رشتہ داروں میں اگر اختلاف ہو جائے تو وہاں بھی اصلاح ہونی چاہیے تاکہ رشتہ داری مستحکم اور مضبوط ہو اور قطع رحمی کو پنپنے کا موقع نہ ملے کیونکہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا خیر و برکت اور فضیلت ہے۔ جنت میں داخلے کا سبب ہے اور دین و دنیا کی سعادت اور عمر میں برکت کا ذریعہ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''رشتہ داری عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے اور کہہ رہی ہے کہ جس نے مجھے ملایا، اے اللہ ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا، اسے اللہ قطع کرے۔'' (بخاری و مسلم)

اسی طرح حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت پیدا کر دی جائے، اسے چاہیے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔'' (بخاری)

اور حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، رسول اللہ ﷺ نیا رشاد فرمایا:

''رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک مال میں اضافے، اہل و عیال میں محبت اور عمر میں برکت کا سبب ہے۔'' (طبرانی)

جبکہ قطع رحمی دنیا و آخرت میں بے برکتی اور شر کا سبب ہے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (بخاری و مسلم)

اسی طرح حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''فساد اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں جن کی آخرت میں جو سزا ملے گی وہ تو ملے گی ہی لیکن دنیا میں بھی ان کی سزا سب سے پہلے دے دی جاتی ہے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

اس طرح رشتہ داروں کی اصلاح ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ پڑوسیوں کے درمیان بھی اصلاح ہونی چاہیے، پڑوسی کا حق پورا کرنا چاہیے اور اس کے متعلق وہ تمام ذمہ داریاں نبھانی چاہئیں جو اللہ نے واجب قرار دی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی اس قدر تلقین کی کہ مجھے گمان گزرا کہ شاید اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیا جائے گا۔'' (بخاری و مسلم)

دو لڑے ہوئے مسلمانوں کے درمیان بھی صلح ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ (الحجرات)

''مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ

سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔''

اے مسلم! اس لیے اصلاح کا دروازہ نہ چھوڑ اور اس عظیم خیر سے بے رغبتی اختیار نہ کر۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان اصلاح کرا دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ اور پھر ان کے بعد تابعین بھی اسی راستے پر چلتے رہے۔ آپس کی اصلاح کے متعلق صحابہ اور تابعین سے اتنا کچھ منقول ہے کہ گنتی میں نہیں آ سکتا۔

جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو کیونکہ اللہ بھی مسلمانوں میں اصلاح کرتا ہے۔''

آج کے دور میں مسلمان اس بات پر کڑھتا اور پریشان ہوتا ہے کہ مصلحین کی قلت ہے اور مسلمان معاشروں میں بہت سارے لوگ اصلاح سے گریزاں رہتے ہیں۔

اے مسلمان! تو حسن نیت کا، احتساب کا اور ظاہری اسباب کو دیکھنے کا پابند ہے۔ اس کے بعد والا معاملہ اللہ کے سپرد ہیاور اللہ نے تیرے لیے اسی کام پر ثواب کی ضمانت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝﴾ (الجاثیة)

''جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا، اور جو برائی کرے گا وہ آپ ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا پھر جانا تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔''

دوسرا خطبہ:

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت قائم ہو چکی ہے۔ کہ اللہ نے ان کے لیے ہر چیز واضح کر دی اور مصلحین کو دنیا و آخرت کے اجر سے نواز کر احسان فرما دیا اور اللہ نے دنیا میں فساد برپا کرنے والوں کو سزا سنا دی کہ آخرت میں رسوائی ان کا انتظار کر رہی ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ صلاح اور اصلاح کو پسند فرماتا ہے اور دونوں جہانوں اس عمل پر اتنی جزاء عطا فرماتا ہے کہ جس کا کوئی شمار نہیں، بالکل اسی طرح فساد اور بگاڑ کو اور فساد پھیلانے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (القصص)

''زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اور فرمایا: ﴿وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے، اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔''

اور فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝﴾ (البقرة)

''اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔'' مزید فرمایا:

﴿وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلنا۔''

شرک کے بعد ایک ایسی جان کو قتل کرنے سے بڑا فساد اور کیا ہو سکتا ہے جس کا خون اللہ نے محترم قرار دیا ہو۔ پاکستان کے شہر پشاور ایک سو پینتالیس جانوں کو جس طرح قتل کیا گیا ہے جن میں اکثریت بچوں کی تھی، وہ ایک ایسا جرم ہے کہ بلند و بالا پہاڑ بھی اس کی تاب نہ لا سکیں۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے قاتل اور مجرم انسانیت کے دشمن، دہشتگرد، فسادی اور فتنہ پرور ہیں۔

پاکستان کے شہر پشاور ایک سو پینتالیس جانوں کو جس طرح قتل کیا گیا ہے جن میں اکثریت بچوں کی تھی، وہ ایک ایسا جرم ہے کہ بلند و بالا پہاڑ بھی اس کی تاب نہ لا سکیں۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے قاتل اور مجرم انسانیت کے دشمن، دہشتگرد، فسادی اور فتنہ پرور ہیں۔

کئی ایک معاشرے بالخصوص مسلمان ممالک کے لوگ اس نوعیت کی اندوہناک دہشت گردانہ کارروائیوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

یہ واقعہ انتہائی اندوہناک ہے اور ایک ایسی دہشتگردانہ کارروائی ہے جس میں بہت سارے کبیرہ گناہ اور جرائم جمع ہو چکے ہیں۔ اس ملک کے حکمران، علماء اور شہری بیک آواز اس حادثے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور اس طرح کے جرائم کی روک تھام اور قلع قمع کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تا کہ آئندہ ایسے حادثات سے بچا جا سکے کیونکہ یہ اپنے افعال ہیں جن کے کرنے سے ابلیس بھی عاجز ہے۔

علماء کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو اس طرح کے وحشیانہ افعال سے متنبہ کریں کیونکہ یہ ایسے افعال ہیں جن سے اسلام کی تصویر مسخ ہو رہی ہے حالانکہ اسلام ایسے واقعات سے بری ہے۔ اسلام تو رحمت، عدل، سلامتی اور خیر کا دین ہے جیسا کہ اس کی نصوص یہی بیان کرتی ہیں اور تاریخ بھی اسی کی گواہی دیتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝﴾ (المآئدة)

''اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی مگر اُن کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو خیر کے لیے ایک کھلے دروازے اور شر کے لیے ایک رکاوٹ کی مانند ہو اور بربادی ہے اس آدمی کے لیے جو شر کے لیے کھلا دروازہ اور خیر کے لیے رکاوٹ ہو۔'' (ابن ماجہ)

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلند فرما۔ کفر اور کافروں کو ذلیل کر دے اور اے پروردگار عالم! اپنے اور دین کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما۔ آمین!

جرمنی میں اسلام مخالف ریلی

تحریر: جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر

یورپ کی منافقانہ پالیسیاں اور دوغلے پن سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں۔ ان کا روپ بہروپ سب پر واضح ہے۔ ان کے مکروہ چہروں پر عیاری اور مکاری عیاں ہے۔ خاص کر مسلمانوں کے خلاف معاندانہ رویہ کسی سے مخفی نہیں۔ جان بوجھ کر شعائر اسلام کی توہین کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی اہانت معمول بنا لیا گیا۔ مختلف طریقوں سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے جاتے ہیں۔ پردے کی آڑ میں مسلم خواتین کی سربازار تذلیل کی جاتی ہے۔ پردے پر پابندی کے لیے قانون سازی کی گئی۔ اسلامی حقوق کے علمبردار ہم جنس پرستی کی اجازت دیتے ہیں لیکن یہ نام نہاد پیشہ پن کسی کو پردے کا حق نہیں دیتے۔ مسلمانوں کی مساجد میں خنزیروں کے سر پھینکے جاتے رہے۔ حتی کہ مساجد کے میناروں پر پابندی عائد کی گئی تاکہ کسی کو یہ علامت بھی نظر نہ آئے۔ جمہوریت کا نغمہ الاپنے والے اور انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والے یہ ممالک دراصل تعصب، حسد، کینہ، کدورت کا گڑھ ہیں۔ جہاں رنگ و نسل اور لسانی امتیازات پوری طرح موجود ہیں۔ مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری تصور کیا جاتا ہے۔

بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق اب حال ہی میں جرمن کے مشہور شہر ڈریسڈن (DRESDEN) میں اسلام مخالف تنظیم (PEGIDA) اسپڑیاٹک یورپینز اگینسٹ اسلامائزیشن) کے نام سے ایک تحریک کا آغاز ہوا۔ اکتوبر 2014 سے شروع ہونے والی یہ تحریک اب تک اسلام کے خلاف دس ریلیاں نکال چکی ہے۔ گذشتہ دنوں ان کی سب سے بڑی ریلی نکالی گئی جس میں 17500 افراد شامل تھے۔ ان لوگوں نے جرمن پرچم اٹھائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں اور تارکین وطن کے خلاف نعرے بازی کر رہے تھے کہ انہوں نے ان کے وطن پر غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوف زدہ تھے۔ مقررین اس خدشے کا اظہار کر رہے تھے کہ اگر یہ صورت تبدیل نہ ہوئی تو وہ دن دور نہیں جب یہ لوگ ہم پر غلبہ پا لینگے۔

جرمن میں پناہ گزینوں کی تعداد دیگر یورپی ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ خاص کر شام کی بگڑتی صورت حال کے باعث شامی پناہ گزینوں کی بڑی تعداد نے جرمن کا رخ کیا ہے۔ 2014 میں یہ تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہے۔ جبکہ 2013 میں یہ تعداد 127000 تھی۔ جس کے باعث یہ انتہا پسند عیسائی احتجاج کر رہے ہیں اور اسلام مخالف ریلیوں کا اہتمام کر رہے ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یورپ اسلامائزیشن کا راستہ روک دے گا۔ حالانکہ یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے۔ ان لوگوں نے اپنے میڈیا پر بھی جانبداری کا الزام لگایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میڈیا جان بوجھ کر مسلمانوں کی حمایت کرتا ہے اور یہ تاثر دیتا ہے کہ لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اور اسلام امن سلامتی کا داعی ہے۔

امر واقعہ ہے کہ نہ صرف یورپی ممالک بلکہ امریکہ میں بھی اسلام کی قبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔ انسانی مزاج یہ ہے کہ جس چیز کے خلاف بلاجہ واویلا کیا جائے یا اسے چھپایا جائے تو لوگوں میں اس کا تجسس پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی معاملہ اسلام کے ساتھ ہوا۔ مسلمانوں کا کردار کیسا بھی ہو اسلام کی حقانیت اور سچائی سے انکار ممکن نہیں۔ جب لوگ قرآن کا مطالعہ پورے تدبر سے کرتے ہیں تو انہیں وہ روشنی ملتی ہے جس کے وہ متلاشی ہوتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ کمال تو قرآن حکیم کا ہے۔ جو آج ایک معجزہ ہے۔ جو ماضی حال اور مستقبل کی خبر دے رہا ہے۔ اور انسانی عقل سے براہ راست اپیل کرتا ہے کہ تعصب کی عینک اتار کر پڑھنے والوں پر یہ اپنا اثر دکھاتا ہے اور ایک فکری و نظریاتی انقلاب برپا کرتا ہے۔ اس کا راستہ ریلیوں سے نہیں روکا جا سکتا اور نہ ہی احتجاج اس کے راستے کی دیوار بن سکتا ہے۔

اسلام کے مقابلے میں کوئی عقیدہ و نظریہ ٹھہر نہیں سکتا کیونکہ ان میں سچائی نہیں۔ عیسائیت اپنی اصل شناخت کھو چکا ہے۔ اس میں انسانی خواہشات کی بھرمار ہے۔ یہ پولس کا تراشہ ہوا بت اور نام نہاد کونسلوں کا کاشت شدہ درخت ہے۔ جس کی جڑیں ناپختہ ہیں اور یہ قرآن کی زبان میں ﴿مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ﴾ تثلیث ایک ایسا عقیدہ جس کی آج تک کوئی بطریق، کوئی پوپ بھی اسکی منطقی عقلی نقلی توجیہ اور وضاحت نہ کر سکا۔ ایک ایسی گتھی جسکا سرا تلاش نہ کیا جا سکا۔

یورپ جو آج اخلاق باختہ مادر پدر آزادی اور بے لگام جنسی بے راہ روی کا شکار ہے۔ جہاں ایثار قربانی، ہمدردی، صلہ رحمی کا تصور عنقا ہو چکا، جہاں مقدس رشتے ٹوٹ چکے، جہاں جنسی تعلقات رابطوں کا ذریعہ ہوں۔ جہاں مطلب اور خود غرضی، دولت و ثروت مقصد حیات قرار دیئے گئے ہوں۔ وہ معاشرہ آج سکون کی تلاش میں ہے۔ وہ روحانی غذا ڈھونڈ رہا ہے۔ وہ پناہ گاہ کا متلاشی ہے۔ وہ ہمدردی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔ وہ مقدس رشتوں کو پانے کی سعی کر رہا ہے۔ ایسے میں اسلام کے علاوہ کوئی اور شجر سایہ دار میسر نہیں۔ اسی لیے یورپی معاشرہ پورے خلوص اور لگن سے اسلام کا مطالعہ کر رہا ہے اور ان پر وہ حقیقتیں آشکار ہو رہی ہیں۔ انہیں اس میں اپنا آئیڈیل نظر آتا ہے۔ فطرتی ضرورتوں کو پانے کے لیے پاکیزہ و طاہر، حلال اور طیب ذرائع میسر ہیں۔ جہاں جان، مال، آبرو کی حفاظت مقاصد شریعت ہیں۔ جہاں مرد و زن میں عدل کی بنیاد پر معاملات طے ہوتے ہیں۔ جو مساویانہ حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ خواتین کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔ معاش بوجھ مرد کے سر پر رکھتا ہے۔ جس میں حضرات و خواتین بندگی، عبادت اور نیکیوں میں مساوی حق رکھتے ہیں۔

پھر کیوں نہ یہ لوگ اسلام کے اسیر اور گرویدہ ہوں۔ کیونکہ اسلام میں آزادی کا تصور بہت حسین ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی جتنی غلامی اور بندگی اختیار کرے گا اتنا ہی دنیاوی خداؤں سے آزاد ہو جائے گا۔ یہی فلسفہ ہے جس نے اہل یورپ کو قبول اسلام کا شیدائی بنا دیا۔ اب ان کا راستہ کون روک سکتا ہے۔ خلاف اسلام ریلیاں یا احتجاج حقیقتاً اسلام کے تعارف کا ذریعہ ہیں۔ لوگوں میں اسلام کو جاننے، جانچنے کا تجسس پیدا ہوتا ہے۔ جس نے بھی ایک دفعہ اس کا مطالعہ کر لیا، اس نے اسلام کا طوق پہن لیا۔

ہم یہاں ان نام نہاد دانشور حضرات جو سیکولر اور لبرل کہلانا پسند کرتے ہیں۔ ان سے گزارش کریں گے کہ ذرا یورپ کا مکروہ چہرہ بھی دیکھ لیں جہاں آج علی الاعلان ایسی تشدد پسند تنظیمیں وجود میں آچکی ہیں جو خلاف اسلام ریلیوں کا اہتمام کر رہی ہیں۔ انکی سیکولر اور لبرل کی منافقانہ سوچ طشت از بام ہو چکی۔ پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ اسلام کے خلاف کس قدر اذیت میں مبتلا ہیں۔ تعصب، حسد اور کینہ پروری کا مظاہرہ کر رہے ہیں جن کی وکالت کرتے ہوئے وہ نہیں تھکتے۔ آج کس تنگ نظری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ سچ ہے کہ یہ اتنا ہی ابھرے گا، جتنا کہ دبا دیں گے۔

سیرت النبی ﷺ کے درخشاں پہلو!

تحریر جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

(الأحزاب)

''البتہ تحقیق رسول کریم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔''

مذکورہ فرمان ربانی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس ہی ہے جو تمام نوع انسان کیلئے ایک مکمل لائحہ عمل اور ضابطۂ حیات ہے۔ آپ ﷺ ہی وہ فرد کامل ہیں جن میں اللہ رب العزت نے وہ تمام اوصاف جاگزیں کئے تھے جو انسانی زندگی کیلئے مکمل لائحہ عمل بن سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ اپنی قوم میں اپنے رفعت کردار، فاضلانہ وشیریں اخلاق اور کریمانہ عادات کے سبب سب سے ممتاز تھے۔ مزید یہ کہ نبی علیہ السلام سب سے زیادہ بامروت، سب سے زیادہ خوش اخلاق، سب سے زیادہ معزز ہمسائے، سب سے بڑھ کر دور اندیش، سب سے زیادہ راست گو، سب سے زیادہ نرم پہلو، سب سے زیادہ پاک نفس، سب سے زیادہ خیر اندیش، سب سے زیادہ کریم، سب سے زیادہ نیک، سب سے بڑھ کر پابند عہد اور سب سے بڑے امانتدار تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کی قوم نے آپ ﷺ کا لقب ہی امین رکھ دیا تھا۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ علیہ السلام کی صداقت و دیانتداری کو دیکھ کر ہی آپ ﷺ سے شادی کی تھی۔

اس مختصر سے مضمون میں نبی علیہ السلام کی سیرت مطہرہ کا احاطہ بہت مشکل ہے، چنانچہ چند ایک پہلو ہی پیش کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام کا بچپن، جوانی اور بڑھاپا یعنی آپ ﷺ کی مکمل زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اللہ رب العزت نے نبی علیہ السلام کو بچپن ہی سے بری محفلوں اور مناہی منکرات کے کاموں سے بچائے رکھا۔ نبی علیہ السلام اپنے بچپن کے ایک واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: اہل جاہلیت جو کام کرتے تھے مجھے دو دفعہ کے علاوہ کبھی ان کا خیال نہیں گزرا۔ لیکن ان دونوں موقعوں میں سے بھی ہر بار اللہ تعالیٰ نے میرے اور اس کے کام کے درمیان رکاوٹ ڈال دی۔ اس کے بعد مجھے کبھی ان کا خیال تک نہیں گزرا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے پیغمبری سے مشرف فرمایا۔ ہوا یہ کہ جو لڑکا میرے ساتھ بالائی مکہ میں بکریاں چرایا کرتا تھا ایک رات اس سے میں نے کہا کہ کیوں نہ تم میری بکریاں دیکھو اور میں مکہ جا کر دوسرے جوانوں کی طرح وہاں کی قصہ گوئی کی محفل میں شرکت کرلوں، اس نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میں نکلا' ابھی مکہ کے پہلے ہی گھر کے پاس پہنچا تھا کہ باجے کی آواز سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں کی فلاں سے شادی ہے۔ میں سننے بیٹھ گیا اور اللہ نے میرے کان بند کر دیئے اور میں سو گیا۔ پھر سورج کی تمازت سے میری آنکھ کھلی اور میں اپنے ساتھی کے پاس آیا۔ اس کے پوچھنے پر میں نے ساری تفصیلات بتائیں۔ اس کے بعد ایک رات پھر میں نے یہی بات کہی اور مکہ پہنچا تو پھر اسی طرح کا واقعہ پیش آیا اور اس کے بعد کبھی ایسا نہ ہوا۔ (الرحیق المختوم ص ۱۵، ۱۱۴)

نبی علیہ السلام کی نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت کا ایک پہلو دیکھئے اور اندازہ کیجئے کہ آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت کیسی تھی۔ لہٰذا نبی علیہ السلام کی عمر مبارک جب چالیس برس کی ہو چلی اور اس دوران آپ ﷺ کے اب تک کے تاملات نے قوم سے آپ ﷺ کا ذہنی اور فکری فاصلہ بہت وسیع کر دیا تھا تو آپ ﷺ کو تنہائی محبوب ہوگئی۔ چنانچہ آپ ﷺ ستو اور پانی لے کر مکہ سے دو میل دور کوہ حرا کے ایک غار میں جا رہتے اور اللہ کی عبادت کرتے، اور کائنات کے مشاہد اور اس کے پیچھے کارفرما قدرت نادرہ پر غور فرماتے۔ پھر جب اللہ نے نبوت سے آپ ﷺ کو نوازا تو آپ ﷺ پہلے سے زیادہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ صحیح بخاری میں مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام (رات کو تہجد کی نماز میں) اس قدر قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ جب آپ ﷺ سے اس باب میں کہا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: [أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا] ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

نبی علیہ السلام کے زہد وتقویٰ کا عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانے کو ملے۔ بھوک میں تیرے سامنے گڑگڑایا کروں اور تجھ سے مانگا کروں۔ اور کھا کر تیری حمد وثنا کروں۔'' (حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۱۳۳)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور اکثر فاقہ پر فاقہ کئے جاتے تھے۔ ایک اور روایت میں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''نبی ﷺ کے گھر والے ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ سلگائی جاتی اور ہمارا کھانا یہی ہوتا' کھجور اور پانی۔'' (ابن ماجہ)

''اور بعض دفعہ نبی علیہ السلام بھوک سے کروٹیں بدلتے۔ پیٹ کو الٹتے اور خراب کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اسی سے پیٹ بھر لیں۔'' (ایضاً)

نبی علیہ السلام ایک بار نماز پڑھانے کیلئے کھڑے ہوئے، تکبیر ہو چکی تھی' مگر آپ ﷺ صحابہؓ کو وہیں کھڑا چھوڑ کر گھر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اور نماز پڑھائی۔ کسی نے اس بے وقت گھر تشریف لے جانے کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھر میں ایک سونے کا ٹکڑا پڑا رہ گیا تھا' میں نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ گھر میں پڑا رہے اور وقت ایسے ہی گزر جائے۔

اللہ رب العزت نے نبی علیہ السلام کو بڑے ہی اعلیٰ اخلاق سے نوازا تھا۔ یہ آپ ﷺ کا ارفع اخلاق ہی تھا کہ جس نے دشمن کو دوست، بیگانے کو اپنا اور سخت دل کو نرم خو بنا دیا تھا۔ نبی علیہ السلام کے اسی بلند اخلاق کی تعریف اللہ رب العزت نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ ﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ ﴾ ''اور بے شک آپ کا اخلاق بہت بلند ہے۔'' (سورہ قلم)

موطا امام مالک میں نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

''میں بہترین اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کے خدمت گزار فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک نبی ﷺ کی خدمت کی

[فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا: أَلَّا صَنَعْتَ]

''اس مدت میں آپ ﷺ نے مجھے اف تک نہ کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یہ کام کیوں نہیں کیا۔'' (مسلم)

یہ آپ ﷺ کا اخلاق ہی تھا کہ جس نے لوگوں کے دلوں سے ظلمت و جہالت کو نکال کر نور صداقت اور معرفت الٰہی کو متمکن کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور نرم خو ہونے کی صفت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران: 159)

''اگر آپ ترش رو اور سخت دل ہوتے تو لوگ کبھی بھی آپ کے پاس آ کر نہ بیٹھتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

[لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا، وَلَا فَحَّاشًا، وَلَا لَعَّانًا.]

نبی علیہ السلام گالی باز، سخت گو اور لعنت کرنے والے نہ تھے۔ اگر آپ ﷺ کو ہم میں سے کسی پر غصہ بھی آتا تو صرف اتنا فرماتے کہ

''اس کو کیا ہو گیا؟ اس کی پیشانی میں خاک لگے۔''

نبی ﷺ کا شجاعت، بہادری اور دلیری میں بھی مقام سب سے بلند اور معروف تھا۔ آپ سب سے زیادہ دلیر تھے۔ نہایت کٹھن اور مشکل مواقع پر جبکہ اچھے اچھے جانبازوں اور بہادروں کے پاؤں اکھڑ گئے آپ ﷺ اپنی جگہ برقرار رہے اور پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے ہی بڑھتے گئے اور پائے ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے شعلے خوب بھڑک اٹھتے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی آڑ لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی دشمن کے قریب نہ ہوتا۔ (شفاء قاضی عیاض ۱/ ۸۹ بحوالہ الرحیق المختوم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا اور لوگ شور کی طرف دوڑے تو راستے میں رسول اللہ ﷺ واپس آتے ہوئے ملے۔ آپ ﷺ لوگوں سے پہلے ہی آواز کی جانب پہنچ کر (خطرے کے مقام کا جائزہ لے) چکے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بغیر زین کے گھوڑے پر سوار تھے۔ گردن میں تلوار حمائل کر رکھی تھی اور فرما رہے تھے: ڈرو نہیں، ڈرو نہیں (کوئی خطرہ نہیں) (مسلم) اور کسی شاعر نے شائد آپ ہی کے بارہ میں کہا تھا کہ ع

مائیں ایسے بچے جنتی ہیں بہادر خال خال

اگر آج آقائے کائنات کے غلام اپنے سینوں میں آپ ﷺ کی شجاعت بھر لیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان شاء اللہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی دریا دلی اور سخاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس نے بھی کوئی چیز آپ ﷺ سے مانگی، آپ نے انکار نہ کیا بلکہ دے دی۔ (بخاری)

ایک شخص کو آپ ﷺ نے اتنی بکریاں دیں کہ جس سے دو پہاڑوں کے درمیان والی زمین بھر گئی۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا: میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں پھر محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ (مسلم جلد ۶ ص ۳۱)

اقرع بن حابس نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام حضرت حسن کو پیار کر رہے ہیں تو ایک صحابی نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ! میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی ان کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہ کرے گا! (بچوں، یتیموں، عاجزوں اور ضعیفوں پر) اللہ بھی رحم نہ کرے گا اس پر۔

نبی ﷺ سب سے زیادہ متواضع اور تکبر سے دور تھے۔ آپ ﷺ اپنے لئے صحابہ کرام کو کھڑے ہونے سے منع فرماتے تھے۔ مسکینوں کی عیادت کرتے تھے، فقراء کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے، غلام کی دعوت منظور فرماتے تھے۔ صحابہ کرام میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھتے تھے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ کائنات رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے جوتے خود ٹانکتے تھے، اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ آپ ﷺ بھی انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے تھے اور اپنا کام خود کرتے تھے۔ (مشکوۃ ۲/ ۵۲۰)

آخر میں نبی علیہ السلام کے چہرۂ انور کا بھی تذکرہ کرتا جاؤں۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ پر سرخ جوڑا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا اور چاند کو دیکھتا۔ آخر (اسی نتیجہ پر پہنچا کہ) آپ ﷺ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

ایک بار آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے پسینہ آیا تو چہرے کی دھاریاں چمک اٹھیں یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوکبیر ہذلی کا یہ شعر پڑھا:

وإذا نظرت إلى أسرة وجهه
برقت كبرق العارض المتهلل

(رحمۃ للعالمین جلد ۲ ص ۱۷۲)

''جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہے۔''

نبی ﷺ جتنے صورت کے حسین تھے اتنے ہی سیرت کے خوبصورت۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نبی علیہ السلام کی سیرت کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رحم مادر سے (رضی اللہ عنہ) کا لقب لے کر نہیں آئے تھے۔ بلکہ انہوں نے نبی علیہ السلام کے اسوۂ اور سیرت کو اپنایا اور اللہ نے ان کو جنت کے سرٹیفکیٹ دے دئے۔ دنیا میں بھی کامیاب آخرت میں بھی کامیاب۔

آج مسلمان ذلیل ہیں، خوار ہیں، بے کس ہیں، بے بس ہیں، مظلوم ہیں، مجبور ہیں تو اس کا سب سے بڑا سبب قرآن و حدیث سے بیگانگی اور اسوۂ رسول سے ''چشم پوشی'' ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہونے اور نبی علیہ السلام کے اسوۂ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔

اظہار تعزیت

گزشتہ دنوں چوہدری عبدالرشید گجر فرخ ٹاؤن ملتان کی صاحبزادی بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد اشرف فاروقی، حافظ والہ (ملتان)

میرے قائد میرے امیر

پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

جناب پروفیسر ساجد میر صاحب سے میری پہلی ملاقات علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی شہادت کے فوراً بعد ریاض میں ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب کے گھر میں ہوئی۔ میں نے ان کا نام سن رکھا تھا مگر کبھی ملاقات نہ ہوئی تھی۔ مجھے یہ معلوم تھا کہ علامہ صاحب انہیں اپنا جانشین مقرر کر کے گئے ہیں۔ علامہ صاحب کی شہادت کے بعد ایک وفد ریاض میں آیا جس کی قیادت پروفیسر ساجد میر صاحب کر رہے تھے۔ مجھے سیاست اور تنظیم سازی کا بچپن سے شوق تھا۔

ریاض میں جمعیت کا ہلکا پھلکا ڈھانچہ موجود تھا۔ میں اس کا ناظم اعلیٰ تھا۔ ہمارے امیر قاری محمد صدیق صاحب تھے۔ ہم مختلف مناسبات سے اکٹھے ہوتے رہتے تھے۔ پروفیسر صاحب سے تعارف ہوا، پھر جلد ہی ہم آپس میں گھل مل گئے۔ میں نے پروفیسر صاحب کو اپنے گھر پر دعوت دی۔ ایک چھوٹی سی تقریب ہوگئی جس میں اپنے ساتھیوں کو بھی بلوالیا۔

یہ وقت جمعیت اہل حدیث کے لیے بڑا مشکل تھا۔ قلعہ چھمن سنگھ کا حادثہ کوئی معمولی المیہ نہ تھا۔ ہماری پوری قیادت شہید ہو چکی تھی۔ کارکن غمگین تھے، ناراض تھے، مشتعل تھے، وہ انتقام اور بدلے کی باتیں کرتے تھے۔ ایک طرف انہیں تسلی دینا، شہدائے کے وارثوں سے ملاقاتیں کرنا، شہدائے اہل حدیث کا کیس عدالتوں میں تھا اس کی پیروی کرنا، وکلاء کا تعین اور ان کو ضروری ہدایات دینا، اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں اور اس جیسے بے شمار ضروری کام تھے۔ ادھر جمعیت کے اثاثے نہ ہونے کے برابر تھے۔ جمعیت اہل حدیث کا دفتر 50 لوئر مال روڈ پر واقع تھا۔ یہ بلڈنگ علامہ صاحب کی ذاتی تھی۔ فنڈز بالکل ہی پاس نہ تھے۔ مجھے یاد ہے کہ سب سے پہلا ٹائپ رائٹر ریاض کی جماعت نے مرکز کو گفٹ کیا تھا۔ ان گوناں گوں مسائل اور مشکل حالات میں پروفیسر ساجد میر صاحب نے جس طرح جماعت کی قیادت کا فریضہ انجام دیا، جماعت کو مشکلات کے بھنور سے نکالا۔ وہ کارکنوں کے پاس گئے، ان کو تسلی دی، ان کی جلی کٹی بھی سنی، مگر ماتھے پر شکن نہ آنے دی۔ جماعت کے زیر اہتمام احتجاج بھی جاری تھا۔ کسی بھی جماعت کے قائد کے لیے اس طرح کے لمحات بہت مشکل اور کٹھن ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مواقع پر کسی قائد کی قائدانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ میری ذاتی رائے میں پروفیسر صاحب نے جماعت کی قیادت کا حق ادا کیا۔ جماعت کو منظم کرنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ جماعت کے اس وقت دو بڑے دھڑے تھے۔ مرکزی جمعیت کا دفتر 106 راوی روڈ پر تھا جس کا کنٹرول، انتظام اور تمام تر بڑے جماعتی وسائل میاں فضل حق صاحب کے پاس تھے، جو اس وقت جمعیت کے ناظم اعلیٰ تھے۔ دیگر مدارس کے علاوہ جامعہ سلفیہ اور وفاق المدارس السلفیہ کا انتظام بھی مرکزی جمعیت کے پاس تھا۔ ان حالات میں جماعت کے دھڑوں کو اکٹھا کرنے کی بڑی اشد ضرورت تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ کچھ عرصے کے بعد دونوں جماعتیں متحد ہوگئیں، آپس میں صلح ہوئی اور اس کے نتیجے میں پروفیسر ساجد میر صاحب امیر جمعیت اور میاں فضل حق صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔

قارئین کرام! میں جماعت کی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھا یہ تو جماعت کا مؤرخ ہی لکھے گا کہ دونوں جماعتوں کو بھنور سے نکالنے کا فریضہ کن لوگوں نے اور کیسے انجام دیا، البتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں بے شمار اور لوگوں کی طرح کچھ حصہ راقم الحروف اور ریاض کی جماعت کا بھی تھا۔ میرے اپنے گھر میں صلح کے حوالے سے اللہ ہی جانتا ہے کتنی بار میٹنگز ہوئیں۔ جناب میاں فضل حق صاحب بھی میرے گھر میں متعدد بار تشریف لائے اور ہماری ان سے یہی گزارش ہوتی تھی کہ جماعت کو متحد ہونا چاہیے۔ اللہ کا احسان ہے کہ جماعت کے کارکنان کی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ جب میں اپنے ماضی پر نظر دوڑاتا ہوں اور جناب پروفیسر صاحب کے ساتھ گزرے ہوئے ایام کو یاد کرتا ہوں تو میں نے ہمیشہ پروفیسر صاحب کی شخصیت کو نہایت امین، انتھک محنت کرنے والے، مدبر، حالات حاضرہ پر مکمل عبور رکھنے والے، بڑے کھلے دل والے، معاملہ فہم اور صاحب بصیرت پایا ہے۔ ان کی دانش اور انداز فکر بڑا عمدہ ہے۔

پروفیسر ساجد میر صاحب سال میں دو تین مرتبہ ریاض تشریف لاتے تو ہمیں ان کی خدمت کرنے کا موقع ملتا۔ میرے لیے یہ باعث سعادت ہے کہ عرف عام میں ہمیشہ ان کی میزبانی کی سعادت مجھ ہی کو حاصل ہوتی۔ وہ تشریف لاتے تو ہم ان کے اعزاز میں تقاریب کا اہتمام کرتے۔ یہ تقاریب کسی ریسٹورنٹ یا ہمارے مدرسہ عفراء بنت عبید میں ہوتیں۔ پروفیسر صاحب پہلے دینی حوالے سے گفتگو کرتے گویا درس دے رہے ہیں، پھر وہ ملکی سیاست پر بولتے اور خوب بولتے۔ ہم اس پروگرام میں ریاض شہر کی تمام بڑی بڑی سیاسی اور سماجی شخصیات کو دعوت دیتے۔ ان تقاریب کا یہ فائدہ ہوا کہ لوگوں کو مسلک اہل حدیث کے بارے میں جاننے اور ہمارے قریب آنے کا موقع ملا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ریاض میں اہل حدیث حضرات نہایت معروف اور معزز سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں شہر میں ہونے والی تمام تقاریب میں مدعو کیا جاتا ہے اور خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ امیر محترم کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ عام مقررین جس بات کو کئی منٹوں میں بیان کرتے ہیں وہ اس بات کو چند سیکنڈ میں سامعین کے دل و دماغ تک پہنچا دیتے ہیں۔ بس چند جملے، چند فقرے یا بڑا بروقت اور خوبصورت شعر محفل کو چار چاند لگا دیتا۔ پروگرام کا ماحول خوشگوار ہو جاتا۔ وہ اپنے مخالفین پر تنقید بھی کرتے مگر انداز اتنا خوبصورت ہوتا کہ دل کی بات بھی بیان ہو جاتی اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہوتی۔

ہم ایسے پروگراموں میں سامعین کو سوال و جواب کا موقع بھی فراہم کرتے۔ سامعین کو کاغذ کی پرچیاں دے دی جاتیں، وہ اپنے سوال لکھ کر سٹیج پر بھجوا دیتے اور میر صاحب ان کے جوابات بڑے شگفتہ انداز میں دیتے۔ ہلکے پھلکے انداز کی اس گفتگو سے لوگ محظوظ بھی ہوتے اور انہیں آگہی بھی مل جاتی۔ ہمیں ان کی آمد کا انتظار رہتا۔ جب آنے کی خبر ملتی تو کارکنان میں خوب جوش پیدا ہو

جاتا۔ ہم ان کے لیے تقاریب کا بندوبست کرنے لگ جاتے۔ عموماً ان کی آمد سے پہلے میری ذمہ داری ہوتی تھی کہ میں ان کی ان کے شایان شان رہائش کا بندوبست کروں۔ انہیں جن جن شخصیات سے ملاقات کرنا ہوتی ان سے وقت لینا، پھر ان کو اپنی گاڑی پر لے جانا، ملاقات سے پہلے ایجنڈا بنانا، متعلقہ کاغذات تیار کرنا اور متعلقہ شخص یا ادارے کے پاس پہنچانا میرے فرائض میں شامل تھا۔ عموماً وہ حکومت کے مہمان ہوتے، مگر کبھی کبھار ہمیں بھی خدمت کا موقع مل جاتا۔ انہیں فائیو سٹار ہوٹلوں کے کھانے قطعی ناپسند ہیں۔ اس لیے میری کوشش ہوتی کہ انہیں گھر کا کھانا مہیا کیا جائے۔ وہ کھانے کے معاملے میں پاکستانی کھانے ہی پسند کرتے ہیں۔ ان کی پسندیدہ ڈشیں ثابت مسور، ابلے ہوئے چاول، بھنڈی گوشت، کریلے گوشت اور مٹن کباب ہیں۔ مختلف قسم کے سلاد بھی بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ ہماری نوکرانی کو بھی خوب معلوم تھا کہ میر صاحب کو کیا کیا چیزیں پسند ہیں، چنانچہ وہ ان کی مرضی کے مطابق بڑے شوق سے کھانے پکاتی۔ میں اسے اشارہ کر دیتا کہ میر صاحب تشریف لائے ہیں تو وہ ان کی مرضی کے کھانے بنانے کے لیے کمربستہ ہو جاتی۔ دارالسلام میں ان کی آمد کے موقع پر ہر روز دوپہر کو دستر خوان لگ جاتا اور اس پر انواع و اقسام کے کھانے چن دیئے جاتے۔ دفتر کے احباب بھی اس میں شامل ہو جاتے، گپ شپ بھی ہوتی اور سوال و جواب بھی ہوتے، نیز حالات حاضرہ پر سیاسی تبصرہ بھی ہو جاتا۔ ہم ان سے کہتے: میر صاحب! یہ رونقیں اور یہ مزے آپ کی آمد کی وجہ سے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارے تعلق کو ستائیس سال ہونے کو ہیں۔ ہمارے تعلقات دن بدن بہتر سے بہتر ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ وہ جب ریاض تشریف لاتے تو دارالسلام کا دفتر ان کے دفتر میں تبدیل ہو جاتا۔ جیسے ہی وہ ہوٹل سے ہمیں فون کرتے ہم ان کو دارالسلام کے دفتر میں لے آتے۔ یہاں ان کو ان کی پسند کی تمام اشیاء میسر ہو جاتیں۔ ادارے کے تمام کارکنان ان کے کارکن ہیں۔ انہیں دستاویزات کا ترجمہ، ٹیلی فون، فیکس، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ٹائپنگ، فوٹو کاپی غرضیکہ ہر وہ سہولت جو ایک جماعت کے سربراہ کو درکار رہتی ہے مل جاتی۔ ادارے کا ہر فرد ان کے اشارے کا منتظر رہتا۔ خود میری اپنی کیفیت یہ تھی کہ ان کے سعودی عرب آنے سے پہلے پہلے میں اپنے ضروری کاموں کو نمٹا لیتا۔ سب کو بتا دیتا کہ میر صاحب تشریف لا رہے ہیں ان کے آنے سے پہلے جو کام مجھ سے لینا ہے وہ لے لیں۔ ان کی آمد پر میں مشغول ہو جاؤں گا اور سچی بات تو یہ ہے کہ میں خود ان کے احکامات کا منتظر رہتا۔ کوشش ہوتی کہ انہیں جس قدر راحت اور سکون پہنچا سکتے ہیں وہ سہولتیں مہیا کی جائیں۔

ہمارے ادارے کا مصری کارکن شاکر قاضی تمام خطوط کی ٹائپنگ کرتا۔ ہم ان کی فائلیں مرتب کرتے۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میں جماعت کا راز داں ہوں۔ ریاض میں ان کی جتنی بھی ملاقاتیں ہوتیں میں ان کے ساتھ جاتا۔ دعوتیں ہوتیں تو بھی ان کے ہمراہ ہوتا۔ اس طرح مجھے بڑے لوگوں سے ملاقات کرنے، ان کی باتیں سننے اور میٹنگز اٹینڈ کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ ملاقات سے پہلے یا بعد میں ہم دونوں آپس میں تبادلہ خیالات کرتے، اگر کوئی لیٹر لکھنا ہوتا تو اس کے مضمون پر غور و فکر کرتے اور کسی حتمی نتیجہ پر پہنچ جاتے۔

شروع شروع میں تو ہمیں ملاقاتوں کے وقت بعض عربوں کے تیکھے سوالوں کا جواب دینا پڑتا۔ کسی نے فنڈز کیا دینے ہوتے تھے، البتہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ موضوع بڑا دلچسپ تھا کہ جماعت میں دھڑے بندی ہے، آپ لوگوں میں اختلافات ہیں۔ اس لیے جماعت کا کام آگے نہیں بڑھ رہا۔

کافی پرانی بات ہے کہ مجھے ایک مرتبہ پروفیسر صاحب نے ایک ادارے میں جانے کے لیے حکم دیا۔ خود وہ پاکستان میں تھے۔ میرے ساتھ محمود شاہ صاحب تھے۔ ہم اس شخص سے ملنے کے لیے گئے، ہم نے درخواست پیش کی تو وہاں ایک سعودی بیٹھا ہوا تھا۔ غالب گمان ہے کہ موصوف پاکستان میں رہے اور وہ جماعت کی داخلی کشمکش اور اختلاف سے واقف تھے۔ میں نے کاغذات پیش کیے۔ انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا اور وہی روایتی جملہ کہ جماعت میں اختلافات ہیں، دھڑے بندیاں ہیں، آپ لوگ کام کیا کرتے ہیں؟ بس سیاست کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے تابڑ توڑ حملے کرنے شروع کر دیئے بلکہ ہمیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ میں سنتا رہا، سنتا رہا، مگر کب تک؟ آخر میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، وہ ہمیں مسلسل ملامت کر رہا تھا۔ تم لوگ آپس میں اتحاد نہیں کرتے، تم ایسے ہو ویسے ہو۔ اس نے ذرا سانس لیا تو میں بھی بولنا شروع ہو گیا۔ آواز اللہ کے فضل سے خاصی بھاری ہے، اس وقت تو جوانی تھی۔ میں نے کہا کہ باللہ علیک..... میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم کب سے اہل حدیث سے واقف ہو۔ اس نے غالباً سات سال کا ذکر کیا تو میں نے پوچھا: تمہیں اللہ کی قسم! بتاؤ، ان سات سالوں میں اہل حدیث کی تعداد میں اضافہ ہوا یا کمی ہوئی ہے؟ ہماری مساجد کی تعداد پہلے سے زیادہ ہوئی ہے یا کم؟ ہمارے مدارس کی تعداد آج سے سات سال پہلے کتنی تھی اور اب ان کی تعداد کیا ہے؟ اسے اس قسم کے جوابات کی امید نہ تھی۔ میں غصے میں تھا۔ میں نے متعدد بار میز پر مکے مارتے ہوئے اس سے قسم دے دے کر سوال کیے۔ اس نے اعتراف کیا کہ واقعی گزشتہ برسوں میں اہل حدیث افراد، مساجد اور مدارس کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: ہم یہ نہیں کہتے کہ صلح نہیں ہونی چاہیے اور تمام گروپوں کو ایک نہیں ہونا چاہیے مگر مجھے یہ بتاؤ کیا ان کے درمیان کوئی منہجی اختلاف ہے۔ کیا آپس میں دینی مسائل پر اختلاف ہے؟ ہاں آپس میں کہہ سکتے ہیں کہ عہدوں کا جھگڑا ہے، مگر اللہ کا شکر ہے کہ ان میں عقیدے کا کوئی اختلاف نہیں۔ واضح رہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب ابھی لشکر طیبہ نیا نیا بنا تھا۔ میں نے زور دے کر کہا: دیکھو ہمارا اختلاف بھی کتنا مبارک اور فائدہ مند ہے کہ مساجد، مدارس اور اہل حدیث میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جتنے گروپ ہیں وہ تمام کے تمام اپنی اپنی جگہ مساجد اور مدارس بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ جو مساجد و مدارس بنے ہیں یہ سب کے سب اہل حدیث کے ہیں کسی اور گروہ یا فرقہ کے نہیں بنے۔ اب اس نے میری ہر بات کے جواب میں کہنا شروع کیا ''صدقت، صدقت'' تم درست کہتے ہو۔ الحمدللہ! میری اب بھی ان سے کبھی کبھار ملاقات ہوتی ہے تو بڑی عزت کرتے ہیں۔

پروفیسر صاحب 1993ء میں پہلی مرتبہ سینیٹر بنے تھے۔ ہمیں ان کے الیکشن جیتنے کا بڑی شدت سے انتظار تھا۔ ہم ان کے لئے دعائیں ہی کر سکتے ہیں۔ میں ان کی

(بقیہ صفحہ 23 پر)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اعداد ـــــ ڈاکٹر عادل الشدی/ ڈاکٹر احمد المزید
ترجمہ ـــــ حافظ عبدالمحسن حسن

دعوت وتربیت میں امت مسلمہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے اور ابھرتی ہوئی اسلامی تحریک کو چہار دانگ عالم میں نشر اسلام کے لیے قادر بنانے میں اخلاق نبوی اور آداب محمدیہ کا بہت گہرا اثر ہے۔

- کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو کفر کے بعد ایمان لائے؟
- کتنے ایسے لوگ ہیں جو گمراہی کے بعد ہدایت یافتہ ہوئے؟
- کتنے ایسے لوگ ہیں جو نبوی اخلاق کریمانہ اور اعلیٰ اوصاف محمدیہ کے سبب سرکشی سے کنارہ کش ہوکر مطیع وفرماں بردار بنے؟
- کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نبی ﷺ کے حلم وعلم کے سبب دین الٰہی میں داخل ہوئے؟
- کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے عفو ورحمت کے سبب اسلام میں داخل ہوئے؟
- کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے ایثار و سخاوت کے سبب اسلام میں داخل ہوئے؟
- کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے انصاف اور مروت کے سبب اسلام میں داخل ہوئے؟

ان اخلاق حمیدہ نے امت مسلمہ اور مومنوں کی جماعت پر کتنے اثرات مرتب کیے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ اخلاق کریمانہ، بلند آداب اور اعلیٰ خصائل کے ساتھ اپنے صحابہ کی تربیت کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ ہی صحابہ کو اچھے انداز سے معاملہ کرنے پر ابھارتے اور ہمیشہ ان کے ساتھ تواضع سے پیش آتے تھے۔ ان پر شفقت کرتے، ان پر رحمت کرتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس بات کی تعلیم بھی دی کہ بندہ اپنے رب کے کیسے قریب ہوسکتا ہے اور بلند درجات کیسے حاصل کرسکتا ہے۔

مسلمانوں کی زندگی کے مسائل میں سے بڑا مسئلہ اخلاقی مسئلہ ہے۔ تم ہرگز اپنی حالت درست نہیں کرسکتے اور حیات اسلامی کو نبوی طریقہ پر ہرگز دوبارہ نہیں لا سکتے الا یہ کہ ہم اپنے درمیان اخلاق کے اعلیٰ اصولوں کو دوبارہ استوار نہ کرلیں۔

مسلمانوں میں اخلاق نبوی ناپید ہو چکے ہیں (مگر جس پر اللہ رحم کرے) مگر مسلمانوں کے طور و اطوار اور واقعات میں اخلاق نبوی کہاں ہیں؟ عبادات و معاملات میں آداب نبوی کہاں ہیں؟ دنیا کے لوگوں میں فضائل وشمائل محمدی کہاں ہیں؟ کہاں ہے محبت کے بلند و بانگ دعوے' اکثر لوگ جس کا اظہار کرتے ہیں.....؟

زمانہ قدیم میں لوگ مسلمان تاجروں کے اخلاق سے متاثر ہوکر جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے تھے پس گرد ایام نے ایسا پلٹا کھایا کہ لوگ مسلمانوں کے اخلاق کی وجہ سے ہی دین سے دور ہورہے ہیں.....!!

ہاں..... اکثر مسلمان اس اہم اور بڑے کام کی طرف توجہ نہیں دے رہے' دیگر معاملات میں باہم نزاع اور رنجش میں پڑ گئے جس سے ان کے درمیان اختلاف وسیع ہوگیا پھر اس سے ان کے درمیان ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا، مشکلات میں مبتلا کرنا اور فسق وگمراہی جیسے امراض پیدا ہوگئے اور اس کی وجہ سے دل کھوکھلے اور نفوس برباد ہو چکے ہیں۔ جبکہ اخلاق نبوی ان سب امور سے بعید تر ہیں اور نبی ﷺ کی دعوت ایسے کینہ پرور اور غیر منظم امور سے بلند تر ہے۔

پس ہم ایسے اخلاقی پلیٹ فارم پر جمع کیوں نہیں ہو جاتے جس میں ہم کوئی اختلاف نہیں پاتے؟ ہم میں سے ہر کوئی دوسرے کے عیوب کیوں تلاش کرتا ہے جبکہ اس کے پاس اس کا کوئی جواز نہیں اور اپنے عیوب سے چشم پوشی سے کام لیتا ہے جب کبھی اپنی کوئی غلطی محسوس کرتا ہے تو اس کے لیے سینکڑوں عذر تلاش کرلیتا ہے.....؟

ہم ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے، غیبت کرنے اور بغض رکھنے میں مبتلا کیوں ہیں؟ جبکہ ہمارا دین ایک، رب ایک، ہمارا رسول ایک، ہماری کتاب ایک اور قبلہ بھی ایک ہے.....؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الأحزاب)

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبة)

''تمہارے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند ہیں۔''

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الأنبیاء)

''اور ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔'' فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (القلم)

''اور بے شک آپ بہت بڑے اخلاق پر ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ (آل عمران: 159)

''اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے ہٹ جاتے سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں۔''

اخلاق نبوی کی ایک جھلک:

① انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ (متفق علیہ)

② ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عام طور پر اور نہ ہی تکلف سے بدزبانی کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق میں عمدہ ہو۔ (رواہ مسلم)

③ اسود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ اپنے اہل کے ساتھ کیسا معاملہ کرتے تھے؟ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ ان کے کام میں ہاتھ بٹاتے جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے چلے جاتے۔ (رواہ البخاری)

④ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ خلوت میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے کپڑے سلائی کرتے، اپنے جوتے کو خود پیوند لگاتے اور ایک آدمی جیسا اپنے اہل سے معاملہ کرتا ہے ویسا ہی معاملہ کرتے۔ (رواہ احمد وصححہ الالبانی)

خادموں کے ساتھ آپ ﷺ کا اخلاق:

⑤ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے دس سال نبی ﷺ کی خدمت کی' اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور کسی کام کے بارے کبھی یہ نہیں کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اور ابھی تک کیوں نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کا اخلاق:

⑥ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے عمدہ اخلاق کے مالک تھے' میرا ایک دودھ پیتا بھائی جسے ابوعمیر کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جب آئے اور آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو کہا اے ابوعمیر! تیرے نغیر نے کیا کیا (نغیر چڑیا کی مانند ایک چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے) میرا بھائی اس سے کھیلتا تھا۔ (متفق علیہ)

⑦ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے' آپ ﷺ نے ایک دن مجھے کسی کام کے لیے بھیجا اور میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا' دل میں کہا کہ جس کام کے لیے آپ ﷺ نے بھیجا ہے جاؤں گا۔ میں جب نکلا تو راستے میں سے بچوں کے پاس سے گزرا جو کھیل رہے تھے وہاں ٹھہر گیا۔ پس نبی ﷺ نے پیچھے سے میری گردن پکڑی' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ﷺ مسکرا رہے تھے اور آپ ﷺ نے کہا اے اُنیس! جو کام میں نے کہا تھا اس کے لیے گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں میں جا رہا ہوں۔ (رواہ مسلم)

⑧ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ انصار کو ملنے جاتے تو آپ ﷺ ان کے بچوں کو سلام کہتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ (رواہ النسائی وصححہ الالبانی)

لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کا اخلاق:

⑨ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دس سال گزارے۔ میں نے ہر قسم کے عطریات کو سونگھا' کسی اور کے منہ کی بو اتنی عمدہ نہیں تھی جتنی عمدہ بو میں نے آپ ﷺ کے منہ کی سونگھی اور جب آپ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو ملتے تو اس کے ساتھ تادیر کھڑے رہتے۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی جاتا آپ ﷺ اس سے دور نہ ہوتے اور جب اپنے کسی ساتھی کو ملتے، تو اس کا ہاتھ تھام لیتے اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود نہ چھڑاتا۔ (متفق علیہ)

عورتوں کی ضروریات کو پورا کرنا:

⑩ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ذہنی طور پر ذرا معذور عورت نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ مجھے آپ سے کام ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام فلاں! تو جہاں بھی جانا چاہتی ہے چل' میں تیرے ساتھ آتا ہوں آپ ﷺ اس کے ساتھ گئے' اس نے آپ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کی ضرورت پوری کر دی۔ (رواہ البخاری..... وابوداؤد واحمد)

لونڈیوں کی ضروریات پورا کرنا:

⑪ انس بن مالک سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اہل مدینہ کی کوئی لونڈی نبی ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی اس وقت تک آپ کا ہاتھ نہیں چھوڑتی تھی جب تک آپ کو مدینہ میں اس جگہ لے نہ جاتی جہاں اسے کام ہوتا۔ (رواہ ابن ماجہ وصححہ الالبانی)

آپ کی جود وسخا:

⑫ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی انکار نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

⑬ ''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر کبھی بھی سوال نہیں کیا گیا مگر آپ ﷺ نے اسے پورا کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں کے درمیان بکریاں عطا کیں تو وہ بکریاں لیے اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے قوم! اسلام قبول کر لو محمد ﷺ نے مجھ پر ایسی کرم نوازی کی ہے کہ اب فاقہ کا کوئی ڈر نہیں ہے۔'' (رواہ مسلم)

⑭ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی آدمی کبھی صرف دنیا کے لیے اسلام قبول کرتا جب اسلام قبول کر لیتا تو دنیا و مافیھا سے بڑھ کر اسلام سے محبت کرتا۔

⑮ صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو تین سو جانور دیئے' اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے مجھے جو دیا سو دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے مجھے سخت ناپسند تھے' آپ ﷺ ہمیشہ مجھ پر نوازش کرتے رہے کہ تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب ہو گئے۔ (رواہ مسلم)

⑯ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بڑھ کر نیکی کے لیے سخاوت کرتے، رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے قرآن کا مراجعہ کرنے کے لیے آتے تو پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتے، آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بڑھ کر ہوتی۔

⑰ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حنین سے واپس آتے ہوئے لوگ تھے تو اعراب آپ ﷺ سے چمٹ گئے اور سوال کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو مجبوراً ایک ببول کے درخت کی طرف جانا پڑا' اسی اثنا آپ کی چادر گر پڑی اور آپ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے کہا مجھے میری چادر دو۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں کے برابر بھی جانور ہوتے تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل، کذاب اور بزدل نہ پاتے۔ (رواہ البخاری)

وسعت قلبی اور کثرت بردباری:

⑱ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے دو کاموں میں سے کسی کام کو اختیار نہیں کیا مگر آسان کام جس میں گناہ نہ ہو' اگر اس میں گناہ ہوتا تو عام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا، مگر حرمت الٰہی کی پامالی پر۔ پس آپ ﷺ اللہ کے لیے انتقام لیتے۔ (متفق علیہ)

⑲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت اور نہ ہی کبھی غلام کو مارا اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی اپنے ہاتھ سے مارا مگر جہاد فی سبیل اللہ میں۔ اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی کسی سے انتقام لیا مگر حدود الٰہی کی پامالی پر۔ (رواہ مسلم)

⑳ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک اعرابی ملا' اس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر شدید زور سے کھینچا، یہاں تک کہ میں نے آپ کی گردن پر شدت سے کھینچنے کے اثرات کو دیکھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد! تیرے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے میرے لیے کچھ حکم دے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو ہنس پڑے اور اس کو مال دینے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

㉑ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ مال تقسیم کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ذوالخویصرہ آیا (وہ بنی تمیم کا ایک آدمی تھا) اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! عدل کیجیے' آپ ﷺ نے فرمایا..... تیرے لیے افسوس ہے اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون ہے جو عدل کرے؟ میں خاسر ہوں، اگر میں انصاف نہ کروں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔

㉒ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مال تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں مجھے اللہ کی رضا نظر نہیں آئی تو میں نے نبی ﷺ کو اس کی خبر دی آپ ﷺ سخت غضبناک ہو گئے' آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کہ آپ ﷺ کو نہ ہی بتاتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی پس انہوں نے صبر کیا۔ (متفق علیہ)

غصہ کے وقت انداز کلام:

㉓ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ گالی نکالتے اور نہ ہی فحش گوئی کرتے' ہم میں سے اگر کسی پر ناراض ہوتے تو یہ کہتے (مالہ؟ تربت یمینہ) کیا ہوا اسے اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (رواہ البخاری)

پسند و ناپسند کے وقت حسن کلام:

㉔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اچھی چیز دیکھتے تو کہتے [الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات] اور جب ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو کہتے [الحمد للہ علیٰ کل حال] (رواہ البیہقی وصححہ الالبانی)

آپ کی حیا:

㉕ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری لڑکی سے بھی بڑھ کر حیادار (شرمیلے) تھے' کسی چیز میں آپ کی ناپسندیدگی ہم آپ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

آپ کی مسکراہٹ:

㉖ سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کبھی نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہیں تو جابر نے کہا ہاں کئی مرتبہ۔ آپ ﷺ اپنی جائے نماز سے طلوع آفتاب سے قبل نہیں اٹھتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا پھر آپ ﷺ اٹھتے' آپ ﷺ صحابہ سے جاہلیت کے کاموں کے متعلق گفتگو کرتے' آپ ﷺ ہنستے اور مسکراتے بھی تھے۔ (رواہ مسلم)

آپ کی ہنسی مذاق:

㉗ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا [انی لا اقول الاحقا] میں سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔ (رواہ الترمذی وصححہ الالبانی)

عفو و درگزر:

㉘ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نجد کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کے لیے گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم خاردار جھاڑیوں والی وادی سے گزرے۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے تو آپ ﷺ نے اپنی تلوار کو ایک ٹہنی کے ساتھ لٹکا دیا اور لوگ حصول سایہ کے لیے وادی میں بکھر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے تلوار پکڑی' میں بیدار ہوا تو اسے اپنے سر پر کھڑے پایا' میں سنبھل ہی نہ پایا تھا کہ اس کے ہاتھوں میں تلوار سونتی دیکھی۔ پھر اس نے کہا [من یمنعك منی] مجھ سے تجھے کون بچائے گا تو میں نے کہا اللہ' تو اس نے تلوار نیام میں کر لی اور سامنے قیدی بنے بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

㉙ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا یوم احد سے سخت دن بھی آپ پر آیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

تیری قوم سے مجھے تکلیف پہنچی لیکن یوم العقبہ کی ایذا بہت سخت تھی کہ جب میں نے ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر دعوت پیش کی تو اس نے حسب توقع جواب نہیں دیا تو میں مغموم چہرہ لیے چل پڑا پس جب مجھے افاقہ ہوا تو میں قرن ثعالب میں تھا۔ جب میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے' میں نے جب دیکھا تو اسمیں جبریل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ..... اللہ نے تیرے متعلق تیری قوم کی بات سن لی ہے، اور انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ بھی، اور اللہ نے تیری طرف ملک الجبال بھیجا ہے، آپ جو چاہیں اسے حکم عنایت کریں، پس ادھر مجھے پہاڑوں کے سردار فرشتے نے پکارا اور اس نے مجھے سلام کیا پھر کہا اے محمد ﷺ! بے شک اللہ نے تیرے لیے تیری قوم کی بات سن لی ہے میں ملک الجبال ہوں اور اللہ نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو اپنے معاملہ میں جو بھی چاہے مجھے حکم دے۔

اگر تو چاہتا ہے کہ میں ان پر ان دو پہاڑوں کو ملا دوں تو نبی ﷺ نے کہا:

[بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا.]

میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے

لوگ نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

قوت وشجاعت:

㉞ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے بڑھ کر شجاع تھے۔ ایک رات مدینہ والے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے لوگ آواز کی سمت گئے۔ تو نبی ﷺ ان کو واپس آتے ہوئے ملے آپ ﷺ لوگوں سے پہلے ہی آواز کی سمت چلے گئے تھے۔ آپ ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (متفق علیہ)

㉟ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (غزوہ احزاب کے دن) ہم خندق کھود رہے تھے ہمارے سامنے ایک سخت چٹان آ گئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے پاس گئے اور بتایا کہ یہ چٹان خندق کے آڑے آ گئی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: میں اترتا ہوں آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے' جابر کہتے ہیں کہ ہم نے تین دن بغیر کچھ کھائے پیئے گزارے۔

پس نبی ﷺ نے کدال پکڑا اور چٹان پر ضرب ماری تو چٹان ریت کے ذرات کی طرح بکھر گئی۔ (رواہ البخاری)

㊱ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم شدید مشکل کے وقت آپ ﷺ کو ڈھال بناتے اور ہم میں سے جری و بہادر بھی آپ کے سایہ عاطفت میں پناہ لیتا تھا۔ (رواہ البخاری)

㊲ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تم غزوہ حنین کے دن رسول اللہ سے بھاگ گئے تھے تو براء نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے۔

آپ ﷺ کی تواضع:

㊳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پیچھے سوار ہوئے۔ کھانا زمین پر رکھ کر کھاتے، مملوک کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر سواری کیا کرتے تھے۔ (رواہ الحاکم وصححہ الالبانی)

㊴ ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سواری کرتے، اپنا جوتا خود گانٹھتے، قمیص خود سلائی کرتے اور صوف پہنا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔ (رواہ ابن عساکر وحسنہ الالبانی)

حسن تعلیم:

㊱ معاویہ بن حکم السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا کہ لوگوں میں سے کسی کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہہ دیا تو لوگوں نے مجھے آنکھوں سے اشارے کرنے شروع کر دیئے۔ میں نے کہا تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تمہیں کیا ہو گیا ہے' میری طرف دیکھ رہے ہو؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پہ مارنے شروع کر دیئے۔ جب میں نے دیکھا کہ مجھے خاموش ہونے کو کہہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی، (آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) آپ ﷺ سے بڑھ کر بہتر معلم نہ میں نے پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں۔ اللہ کی قسم! نہ آپؐ نے مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں لوگوں کی کلام میں سے کچھ بھی درست نہیں' یہ تو تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن کیلئے ہے او کما قال رسول اللہ۔ (رواہ مسلم)

امت کے ساتھ رحمت وشفقت:

㊵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں نماز میں داخل ہوتا ہوں تو اسے لمبا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں پس میں بچے کے رونے کی آواز سن کر اس کو ہلکا کر دیتا ہوں۔ اس کا شدت سے اپنی ماں کو پانے کی وجہ سے۔ (متفق علیہ)

㊶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے کہا کیا کر دیا؟ اس نے کہا کہ حالت روزہ میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر، اس نے کہا استطاعت نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو اس نے کہا استطاعت نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا' اس نے کہا طاقت نہیں۔ کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو نبی ﷺ نے کہا یہ لیجئے اور صدقہ کر دے، اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اپنے اہل کے علاوہ؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے بڑھ کر ضرورت مند اور کوئی نہیں۔ تو نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا لے جا۔ (متفق علیہ)

㊷ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا اور صحابہ نے اس کو روکا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو، جب اس نے پیشاب کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور اسے کہا کہ یہ مساجد بول و براز کے لیے نہیں ہیں یہ تو اللہ کے ذکر، ادائیگی نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو پانی لانے کے لیے کہا اور اس پر بہا دیا۔ (متفق علیہ)

㊸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بلی کے لیے برتن میں پانی ڈلاتے وہ پیتی پھر آپ ﷺ اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے تھے۔ (رواہ ابوداود وصححہ الالبانی)

ضرورو وضاحت

جماعتی حلقوں میں یہ افواہ گردش کرتی رہی ہے کہ ممتاز خطیب حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا یہ وضاحت ضروری ہے کہ موصوف بحمداللہ بخیر وعافیت بقید حیات ہیں۔ قارئین کرام ان کی درازئ عمر اور صحت کے لیے دعا فرمائیں۔ شکریہ!

دعا گو: حافظ بابر فاروق رحیمی
ناظم سیکرٹریٹ مرکزیہ 106 راوی روڈ لاہور

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

گنج ہائے گراں مایہ

تحریر
جناب عبدالرشید عراقی

سالہا در کعبہ وبت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم (سابق صدر بھارت) اپنے ایک مکتوب بنام جناب محمد امین مسعود صدیقی لکھنوی لکھتے ہیں کہ

''جو قوم اپنے محسنوں کے احسانات کو بھول جاتی ہے خداوند کریم اس پر محسن اتارنا بند کر دیتا ہے۔''

ایسی جلیل القدر اور ہمہ جہت شخصیتیں مدتوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ جو افکار وتصورات کی دنیا اور قوموں وملتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیتی ہیں' تاریخ کا دھارا موڑ دیتی ہیں اور ترقی کی ہر راہ میں اپنے نقش قدم رہنمائی کے لیے چھوڑ جاتی ہیں۔

خاندان ولی اللہ دہلوی:

برصغیر (پاک وہند) خاندان شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے دین اسلام کی نشر واشاعت' کتاب وسنت کی ترقی وترویج' شرک وبدعت' جاہلانہ رسومات اور محدثات کی تردید وبیخ کنی کے سلسلہ میں جو کارنامے انجام دیئے وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

مذہبی حالات اس قدر خراب ہو چکے تھے کہ خدا کی پناہ' ہر گھر میں ملعون شیطان نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ شرک اور بت پرستی مختلف ناموں سے مسلمانوں کے گھروں میں گھس چکی تھی۔ قبروں پر چادریں چڑھانا' قبروں کا طواف کرنا اور ان پر چراغاں کرنا' غرض کہ مذہب کے نام وہ ساری چیزیں مسلمانوں میں پیدا ہو چکی تھیں جو یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ کے ہاتھوں پائی جاتی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے معاشرتی اصلاح کی خاطر ارکان حکومت اور علماء ومشائخ کو مواعظ ونصائح کیں اور انہیں صراط مستقیم کی طرف آنے کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب کی مدد کی اور وہ اپنے مشن میں اس کے فضل وکرم سے کامیاب وکامران ہوئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ علوم اسلامیہ کا بحر زخار تھے۔ وہ بیک وقت مفسر' محدث' فقیہ' مجتہد' معلم' متکلم' مدرس' مصنف اور داعی الی اللہ تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاںؒ (م ۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

''انصاف ایں است کہ اگر وجود اُو در صدر اول زمانہ ماضی می بود امام الائمہ وتاج المجتہدین شمردہ می شود۔''

(حقیقت یہ ہے کہ ان کا وجود گرامی اگر دور اول اور زمانہ میں ہوتا تو ان کا شمار امام الائمہ اور سربر آوردہ مجتہدین کی جماعت میں کیا جاتا ہے۔)

(اتحاف النبلاء: ص ۴۳۰)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) کے چاروں صاحبزادگان

شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ)
شاہ رفیع الدین دہلویؒ (م ۱۲۳۳ھ)
شاہ عبدالقادر دہلویؒ (م ۱۲۳۰ھ)
شاہ عبدالغنی دہلویؒ (م ۱۲۲۷ھ)

کی دینی وعلمی اور مذہبی' معاشی ومعاشرتی وقومی وملی خدمات وغیرہ کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اہل تشیع کے عقائد کے سلسلہ میں تحفہ اثنا عشریہ (فارسی) تصنیف فرمائی۔ اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ

''مغلیہ سلطنت کے دور انحطاط میں شیعہ سنی اختلافات اپنی انتہا کو پہنچ گئے تھے اور دونوں گروہوں کے اکابرین نے ان اختلافات کو مذہبی رنگ سے زیادہ سیاسی ماحول میں بڑھا دیا تھا۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے یہ کتاب اس لیے تالیف فرمائی کہ ان دونوں میں جو منافرت' منافقت' مخالفت ومخاصمت کے جراثیم پیدا ہو چکے ہیں وہ ختم کیے جائیں اور ان میں باہمی اصلاح' اخوت ومحبت' اتفاق وہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔''

شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کی یہ کتاب اپنے موضوع میں نہایت مدلل' مفصل' متوازن اور واضح ہے۔

اس کتاب کے علاوہ حضرت شاہ عبدالعزیز نے محدثین کرام کے حالات اور کتب حدیث کے تعارف کے لیے ''بستان حدیث'' (فارسی) اور اصول حدیث کے موضوع پر فارسی میں کتاب تحریر فرمائیں۔

۲۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نے قرآن مجید کا لفظی ترجمہ کیا' یہ ترجمہ اردو زبان میں بھی موجود ہے اور مسلمان آج تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

۳۔ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کی خدمات میں قرآن مجید کا اردو میں بامحاورہ ترجمہ اور تفسیر موضح القرآن ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ کا یہ عظیم علمی کارنامہ ہے۔ یہ ترجمہ اردو زبان میں سلیس اور بامحاورہ ہے' اہل علم نے اس ترجمہ کی بہت تعریف وتحسین کی ہے۔

''حیات ولی'' کے مصنف مولانا رحیم بخش دہلوی نے کسی فاضل کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

''اگر اُردو زبان میں قرآن مجید نازل ہوتا تو انہی محاورات کے لباس میں آراستہ ہوتا جن کی رعایت حضرت شاہ عبدالقادر دہلویؒ نے اس ترجمے میں پیش نظر رکھی ہے۔'' (حیات ولی: ص ۱۳۸)

۴۔ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ بن مولانا محمد افضل فاروقی' حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے تھے' ان کی ساری زندگی کتاب وسنت کی تدریس میں گزری۔ علم حدیث کے تمام گوشوں پر عبور کامل تھا۔ اللہ نے ان کے درس میں بڑی برکت رکھی تھی۔ بڑے بڑے نامور اور جلیل القدر علماء ان کے شاگرد تھے۔ اپنی وفات سے چار سال قبل ۱۲۵۸ھ میں ہندوستان میں ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے تھے۔

۵۔ حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلویؒ ایک جید عالم' دینی مفکر' قاطع بدعت' داعی الی اللہ عظیم اور باہمت مبلغ وواعظ' مجتہد اور فقیہ' ذہین وفطین' شجاع وبہادر اور بے پناہ فہم وبصیرت کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی فرماتے ہیں:

''ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ دور خلافت ورسائی فکر یگانہ روزگار ومشار الیہ علمای کبار بود

یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور شاہ ولی اللہ کے پوتے دیانت اور فہم وفکر میں یگانہ روزگار تھے۔ حلقہ علمائے کبار میں مشار الیہ تھے۔'' (تذکرہ علمائے ہند ص ۱۷۹)

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

''ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسماعیل کی ذات تھی۔'' (اسپیکشن آف شاہ اسماعیل شہید: ص ۴۴)

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اپنے نواسے (شاہ اسحاق) اور پوتے (شاہ اسماعیل) کی مساعی جمیلہ سے خوش ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اُٹھا کر فرماتے:

[الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسماعیل واسحاق] اس اللہ تعالیٰ کی بہت تعریف ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔''

حضرت شاہ اسماعیل نے ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۵ مئی ۱۸۳۱ء بالاکوٹ میں شہادت پائی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

شاہ ولی اللہ دہلوی کے بارے میں مولانا سید نواب صدیق حسن خاں کا خراج تحسین:

نواب صاحب (م ۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

[ہر یکے از ایشاں بے نظیر وقت وفرید دہر وحید عصر در علم وعمل وعقل وفہم وقوت تقریر وفصاحت تحریر وورع وتقویٰ ودیانت وامانت ومراتب ولایت بود وہم چنیں اولاد اولاد.....ایں سلسلہ از طلائے ناب است۔]

''یعنی اس خاندان کا ہر فرد علم وعمل، عقل وفہم، زور تقریر، فصاحت تحریر، ورع وتقویٰ، دیانت وامانت اور مراتب وحدیث میں یگانہ روزگار، فرید دہر اور وحید عصر تھے۔ ان کی اولاد کی اولاد بھی انہی درجات بلند پر فائز تھی۔ یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔'' (اتحاف النبلاء: ص ۴۳۰)

۶۔ امیر المؤمنین سید احمد شہید رائے بریلویؒ جامع الصفات کے حامل تھے۔ خطابت اور تقریر میں ان کو کمال حاصل تھا۔ بڑے شریف بیان مقرر واعظ اور مبلغ تھے۔ ہزاروں لوگ ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ علوم دینیہ میں غیر معمولی بصیرت رکھتے تھے۔ بڑے جفاکش، بہادر اور جذبہ جہاد سے سرشار تھے، دینی مصلح، جنگ جو اور اپنے دور کی ملکی سیاست سے پوری طرح واقف تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ

''رب ذوالجلال کے اس بندے کی حقیقت حال یہ ہے کہ نہ ہی خود بادشاہ ہوں نہ شہزادہ ہوں، نہ امیرزادہ ہوں، نہ سلطنت کا طالب ہوں، نہ جویائے حکومت ہوں نہ میرے پاس سلطانی لشکر ہے نہ شاہی خزانہ ہے۔ بلکہ میں فقیر ہوں اور فقیر کا بیٹا ہوں اور فقیرانہ طرز زندگی کو اپنی سعادت شمار کرتا ہوں۔ مجھے بادشاہوں اور خوانین کے طرز ارائش سے نفرت ہے۔ نہ اس وقت میرے پاس سرمایہ امارت ہے نہ آئندہ اس کے حصول کی تمنا ہے۔ میں تو صرف فریضہ جہاد ادا کرنے، بندگان خدا کی خیر طلبی، کلمہ دین کی سربلندی اور سید المرسلین ﷺ کی شریعت کی خدمت کے لیے کمربستہ ہوا ہوں۔ میرا خزانہ صرف اللہ پر توکل ہے، اور میرا خرچ ہر روز مجھے میرے رب کے خزانہ سے مل جاتا ہے۔ میرے پاس امراء وسلاطین کی طرح درہم ودینار کے خزانے نہیں کیونکہ میں دنیا داروں کے آئین وقوانین سے بیزار ہوں۔ میرا طریقہ وہی ہے جو میرے جد بزرگ سید المرسلین ﷺ کا تھا یعنی ایک دن نان شکر شکم سیر ہوکر کھاتا ہوں اور اس پر خدا کا شکر بجا لاتا ہوں اور ایک روز فاقہ کرتا ہوں اور اس پر صبر کرتا ہوں۔'' (حکایت احمدی: ص ۲۳۰)

حضرت سید احمد شہید نے سکھوں سے جنگ کرتے ہوئے بالاکوٹ کے مقام پر حضرت شاہ اسماعیل بن حضرت شاہ عبدالغنی بن حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے ہمراہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۵ مئی ۱۸۳۱ء جام شہادت نوش فرمایا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

۷۔ شیخ الکل میاں سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ جنہوں نے دہلی میں ۶۲ سال تک قرآن وحدیث کا درس دے کر ''شیخ الکل'' کا لقب حاصل کیا۔ اپنے دور کے نامور محدث، مدرس، مجتہد، فقیہ اور تمام علوم اسلامیہ ودینیہ پر گہری نظر رکھنے والے جید عالم دین تھے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''شیخ الکل میاں صاحب تمام علوم متداولہ میں عمیق نگاہ رکھتے تھے، قرآن وحدیث، فقہ وکلام، صرف ونحو، اصول حدیث اور اصول فقہ، ادب وانشاء، معانی وبیان، منطق وفلسفہ، حساب وریاضی، غرض جو علوم اس زمانے میں موجود ومتداول تھے۔ میاں صاحب کو ان سب میں عبور حاصل تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حفظ واتقان کی بے پناہ دولت سے نوازا تھا اور فقہ حنفیہ تو یوں سمجھیں کہ انہیں پوری طرح ازبر تھی۔ (دبستان حدیث ص ۴۱)

حضرت میاں صاحب اپنے عہد کے معروف ترین اہل حدیث عالم تھے اور مجدد وقت تھے۔ ان کے علم وفضل، ذوق مطالعہ اور وسعت علم کا اعتراف ان کے دور کے علمائے فحول نے کیا ہے جن میں غیر اہل حدیث علماء بھی شامل ہیں۔ برصغیر کے علمائے احناف میں مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ بڑے صاحب علم، بڑے عابد وزاہد، بڑے متقی وپرہیزگار اور درس وتدریس میں منفرد حیثیت کے حامل تھے۔

حضرت میاں صاحب سے ایک طالب علم نے درخواست کی کہ مجھے مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کے نام خط لکھ دیں کہ میری تعلیم وتربیت پر خاص توجہ کریں۔ حضرت میاں صاحب نے خط لکھ دیا۔ جب وہ طالب علم حضرت میاں صاحب کا مکتوب لے کر مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے مکتوب پڑھ کر حضرت میاں صاحب کو جوابی خط لکھا کہ

آپ نے اس شخص کو میرے پاس کیوں بھیج دیا؟ وہ کونسی ایسی شرعی بات ہے جو ہم جانتے ہیں اور آپ نہیں جانتے، ہم آپ سے بڑے عالم نہیں ہیں۔ (دبستان حدیث ص ۶۷۷)

حضرت میاں صاحب کے علم وفضل کا اعتراف بڑے بڑے نامور علمائے کرام نے کیا ہے۔ مولانا قاضی بشیر الدین قنوجی (م ۱۲۷۳ھ) فرماتے ہیں:

''زبدۃ المتکلمین، عمدۃ المحدثین من اولیاء عصرہ واکابر علماء دہرہ مولانا السید نذیر حسین دہلویؒ۔''

شیخ احمد بن احمد بن علی التونسی المغربی فرماتے ہیں:

[لَا یُوْجَدُ مِثْلُهٗ فِی الْاَرْضِ]

❁❁❁❁❁

تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

تحریر

جناب محمد عابد رحمت
(محکم جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد)

''ہم آگے ہی بیٹھیں گے۔'' یہ کہہ کر کالج کے دونوں طالب علم ہاتھوں میں موبائل پکڑے منہ میں سپاری چباتے ہوئے زبردستی ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ جا بیٹھے۔ ڈرائیور اور کنڈیکٹر چیختے چلاتے رہ گئے مگر دونوں طالب علموں نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئے۔ میں اسی گاڑی میں بیٹھا ان کے اس رویے پر حیران وششدر رہ گیا۔ ابھی میں حیرانگی کے اسی شش وپنج میں تھا کہ مجھے حیرانگی کا ایک اور جھٹکا لگا G.P.O چوک گاڑی اشارے پر رکی۔ سامنے سے موٹر سائیکل پر سوار کالج کے دو طالب علم غلط ٹرن لیتے ہوئے گزرنے لگے تو گاڑی سے ٹکرا گئے۔ ''اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' اور ''ایک تو چوری اس پر سینہ زوری'' کے مصداق دونوں طالب علم ڈرائیور کو برا بھلا کہنے لگے تو قریب تھا کہ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ جاتی مگر ڈرائیور کی عاجزانہ التجا سے جان چھوٹی۔

''چھکے پہ چھکا'' کے مصداق مجھے ایک اور حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہوا یوں کہ کچھ ہی سفر طے ہوا تھا کہ چند اور طالب علم بھی وین میں آبیٹھے۔ عجیب ہی کیفیت تھی ان کی' شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے' ہاتھوں میں موبائل' بدکلامی کرتے ہوئے' دنیا ومافیہا سے بے خبر سیٹوں پر براجمان ہوئے۔

کنڈیکٹر کے کرایہ مانگنے پر اسے استہزاء کا نشانہ بنایا اور کرایہ دینے سے انکار کر دیا۔ کچھ ہی دیر بعد میرا سٹاپ آ گیا' میں اس پیش آنے والی عجیب وغریب کیفیت میں مبتلا اپنی منزل کی جانب چل دیا۔

دوسرے دن جب میں واپس فیصل آباد روانہ ہوا تو شیخوپورہ کے نزدیک کالج کا ایک طالب علم جس کے بال بکھرے ہوئے' پینٹ اور شرٹ صفائی ستھرائی سے محروم بس میں سوار ہوا۔ کنڈیکٹر نے جب کرایہ مانگا تو اس نے کرایہ دینے سے انکار کر دیا اور ''میں سٹوڈنٹ ہوں'' کا راگ الاپنے لگا۔ کنڈیکٹر نے اس سے سٹوڈنٹ کارڈ دکھانے کو کہا جو اس کے پاس نہیں تھا' پھر بھی وہ کرایہ نہ دینے پر مصر تھا۔ کنڈیکٹر کے بار بار کرایہ مانگنے پر بھی وہ کرایہ نہ دینے پر بضد رہا تو کنڈیکٹر نے اس طالب علم کو ایک تھپڑ جڑ دیا۔ پھر کیا تھا' طالب علم مشتعل ہو گیا اور کنڈیکٹر سے اُلجھ پڑا اور اسے دھمکیاں دینے لگا تو کنڈیکٹر بھی ''تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں'' کے مصداق اس کی دھمکیوں کا ترکی بہ ترکی جواب دینے لگا۔ جب طالب علم شیخوپورہ اترا تو دوسرے لڑکوں کو فون کرنے لگا' اس کے اس عمل سے دوسرا کنڈیکٹر گھبرا کر اس کی منتیں سماجتیں کرنے لگا اور بڑی مشکل سے طالب علم کو اس فعل سے باز رکھا۔

قارئین کرام! گزشتہ کل کے واقعات اور اس واقعے نے میرے ذہن میں اک طوفان سا بپا کر دیا اور میں ورطۂ حیرت میں گم سوچنے لگا کہ ''کیا کالجوں اور یونیورسٹیوں میں یہی تعلیم دی جاتی ہے؟'' کافی سوچ وبچار اور تحقیق وجستجو کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کا ماحول اور ہمارا موجودہ نصاب تعلیم ہی اس فساد کی جڑ ہے جو طالب علموں کو ایسے غلیظ افعال اور تخریب کاری پر اُبھارتا ہے جس کے سبب طالب علم' طالب علم کم اور بدمعاش زیادہ دکھائی دیتا ہے۔

دوسری طرف اس حقیقت سے بھی انحراف ممکن نہیں کہ ملکی معیشت کی تباہی وبربادی میں ایسے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کا قلیل ہی سہی مگر ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ اس لیے کہ بسا اوقات چند طالب علم جمع ہو کر چلتی ہوئی بس کے سامنے آ جاتے ہیں اور اسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ چلتی ہوئی بس پر سوار ہونے یا پھر لٹکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں' جس سے حادثات کا رونما ہونا کچھ بعید نہیں' جب ایسے حادثات رونما ہوتے ہیں تو طلباء مشتعل ہو کر جہاں کنڈیکٹر اور ڈرائیوروں پر ہاتھ اُٹھانے سے گریز نہیں کرتے وہیں وہ ٹرانسپورٹس کو بھی شدید نقصان پہنچاتے ہیں جس سے ملکی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے کالجوں اور یونیورسٹیوں سے نکلنے والے طلباء کی اکثریت معاشرے میں منفی کردار ادا کرتی ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے طلباء بھی ہوتے ہیں جو دہشت گردوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور ان کے آلۂ کار بن کر ملک وملت کے لیے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ایسے طلباء نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اپنی مختلف تنظیمیں بنا رکھی ہیں' ہر تنظیم ایک دوسرے سے بڑھ کر کالج ویونیورسٹی میں دہشت پھیلا کر اپنی دھاک بٹھانے کی کوشش کرتی ہے' قتل وغارت گری' لڑائی جھگڑے ودنگا فساد ان کا وطیرہ بن چکا ہے' کالج اور یونیورسٹی کے در ودیوار ان تنظیموں کے نعروں سے بھرے پڑے ہیں۔ بدقسمتی سے ایسی تنظیموں سے طلباء تو طلباء' اساتذہ تک محفوظ نہیں رہے۔ آئے روز اخبارات میں ایسے واقعات منظر عام پر آتے رہتے ہیں جنہیں پڑھ کر کوئی بھی انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ''یہ تعلیمی ادارے ہیں یا دہشت گردی کے اڈے؟''

اس کے برعکس دینی مدارس کے طلباء کے خلاف نہ کبھی کسی عدالت میں مقدمہ چلا اور نہ ہی وہ قتل وغارت گری کے مرتکب ٹھہرے' نہ دینی مدارس کے طلباء کے مابین کوئی ایسی تنظیمیں موجود ہیں جنہوں نے مدارس کے در ودیوار کو اپنی تنظیم کے حق میں لکھے نعروں سے رنگین کیا ہو یا پھر اپنی تنظیم کی دھاک بٹھانے کے لیے اساتذہ یا پھر طلباء پر تشدد کیا ہو۔ نہ ہی کبھی انہیں سرِ راہ غنڈہ گردی اور بدمعاشی کرتے دیکھا گیا' ان کے حلیے بھی یہود ونصاریٰ کے مشابہ نہیں' ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کنڈیکٹر اور ڈرائیور اسی طرح عوام ان کی دھمکیوں سے سہمے رہتے ہوں اور ان کی شرانگیزیوں سے بچنے کے لیے منتیں سماجتیں کی ہوں۔

دینی مدارس کا ماحول ایسا نہیں کہ یہاں سے نکلنے والے طلباء بے راہ روی کا شکار ہو کر غنڈہ گردی' دہشت گردی یا پھر تخریب کاری جیسے قبیح افعال کا ارتکاب کریں اور ملک وقوم کے لیے خطرہ ثابت ہوں۔

دینی مدارس کے طلباء جب بھی نکلے تو امن کے پیامبر بن کر نکلے' جب بھی انہوں نے کچھ کیا تو صرف اور صرف لوگوں کی رہبری اور رہنمائی ہی کی۔ اسی طرح دینی

مدارس کا نصاب تعلیم ممتاز اور ماہرین تعلیم کا مرتب کیا ہوا ہے جو دینی اور دنیاوی تقاضوں کو پورا کرتا ہے اس نصاب سے براہ راست قرآن وسنت کو سمجھنے اور روز مرہ کے دینی مسائل جاننے میں مدد ملتی ہے۔ اس نصاب سے شخصی آزادی اور حریت فکر حاصل ہوتی ہے۔

یہی وہ نکتہ ہے جو مدارس کے مخالفین کو پسند نہیں' ان کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ ایسا نصاب تعلیم رائج کیا جائے جس کی تدریس سے غلامانہ ذہنیت پیدا ہو جو ان کے ایجنڈے کی تکمیل کا باعث بنے' ایسا نصاب جس کو پڑھ کر دینی غیرت اور قومی حمیت کا جنازہ نکل جائے' اسلامی تعلیمات' اس کے آداب اور اخلاقیات کی پہچان ختم ہو جائے۔

اس کے لیے آپ سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں رائج نصاب تعلیم کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ جہاں ''السلام علیکم'' کی بجائے ''ہیلو''، ''روزہ ایک عبادت'' کے مضمون کو حذف کرنا ''سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا تذکرہ ختم کر کے Model Millonaire'' نامی سٹوری کو شامل کرنا ''قرآنی سورتوں کا تعارف'' جیسا اہم سبق ختم کرنا۔ پاکستان کے اغراض ومقاصد' قومی پرچم کے آداب اور اسلامی ہیروز کا تذکرہ ختم کر دیا گیا ہے' یہ صرف چند جھلکیاں ہیں' ان کی اور بھی بہت اس جیسی سازشیں ہیں جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصل مسئلہ کیا ہے؟ نصاب کی اس تبدیلی کو قبول نہ کرنا ہی ہمارا جرم ہے جس کی وجہ سے دینی مدارس کو سنگین الزامات کا ایک کالم نگار نے حالیہ کوٹ رادھا کشن والے سانحہ کا بھی دینی مدارس کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور حکومت کو یہ تجویز دی ہے کہ وہ دینی مدارس کو اپنے انتظام میں لے۔ اس کالم نگار نے عوام کو یہ باور کروانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ ہر قسم کے فتنہ وفساد کی جڑ دینی مدارس ہی ہیں جبکہ وہ اس کالم کے ابتدا ہی میں کہتا ہے کہ تمام مذہبی علماء نے اس سانحہ کی شدید مذمت کی ہے اور اسے قرآن وسنت کے خلاف قرار دیا ہے۔ ان علماء میں سے وہ دو کا نام بھی لیتا ہے۔ اب کوئی ذی شعور انسان ان صاحب سے پوچھے کہ یہ علماء مدارس سے نکلے ہیں یا کالج ویونیورسٹی سے؟

کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک طرف تو وہ علماء کی کی گئی مذمت کو بھی قبول کرتا ہے تو دوسری طرف وہ اس سانحہ میں علماء کو بھی ملوث کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ان کا یہ فلسفہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ جب اس طرح کے الزامات پڑھنے اور سننے کو ملتے ہیں تو فوراً ہی ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ ایسے بے ہودہ اور بے بنیاد الزامات لگانے والے کیا واقعی مسلمان ہیں؟

فسوس تو اس بات پر ہے کہ دینی مدارس پر الزامات کی بوچھاڑ وہی لوگ کر رہے ہیں جو دینی مدارس کے ماحول اور نصاب سے ناآشنا ہیں۔

میری ان احباب گرامی سے نہایت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ دینی مدارس کے ماحول سے آشنائی حاصل کریں۔ دینی مدارس کے دورہ جات کریں اور دینی مدارس میں رائج نصاب تعلیم کا گہرائی سے مطالعہ کریں' پھر ہی ان پر یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ دینی مدارس کس قدر نا صرف امت مسلمہ کے لیے بلکہ دنیا کے ہر انسان کے لیے مخلص اور بے ضرر ہیں۔ وہ تمام انسانوں کی فلاح وبہبود کے لیے دن دیکھتے ہیں نہ رات' ہمہ تن کوشاں ہیں۔

❀❀❀❀❀

یادِ رفتگان

حضرت علامہ محمد یوسف ضیاء رحمہ اللہ

تحریر:
جناب حافظ عمار توصیف معراج

دنیا میں جو بھی آیا ہے اس کا آنا اس کے جانے کی تمہید ہے۔ بعض لوگوں کے اُٹھ جانے کے بعد مرورِ ایام میں ان کی یادیں محو ہو جاتی ہیں لیکن بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنی دینی وملی خدمات کے حوالہ سے ان کی یادیں بھلائی نہیں جاتیں' ان میں علامہ محمد یوسف ضیاء رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل ہے۔

جب علامہ مرحوم جامعہ محمدیہ اہل حدیث گوجرانوالہ سے فارغ التحصیل ہوئے تو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس شاگردِ رشید کو معروف قصبہ قلعہ دیدار سنگھ میں مسلک اہل حدیث کی دعوت وتبلیغ کے لیے منبر ومحراب سے وابستہ کر دیا۔ اس نوجوان نے شرک وبدعت کے اس گڑھ کو اپنی محنت شاقہ اور اللہ کے فضل وکرم سے توحید کا مرکز بنا دیا۔ اس وقت اس ٹاؤن میں اہل حدیث کی چند ایک مساجد تھیں آج بحمد اللہ چھبیس کے قریب مساجد ومدارس دینی وعلمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ علامہ مرحوم نے ویران جگہ میں مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث ومدرسہ ضیاء العلوم وتہذیب البنات اہل حدیث قائم کر کے اسے توحید وسنت کا گلستاں بنا دیا۔ جہاں ہر سال اہل حدیث کانفرنس منعقد کرواتے تھے جس میں حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی' شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ' علامہ احسان الٰہی ظہیر' علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی' مولانا محمد حسین شیخوپوری' حافظ عبدالقادر روپڑی اور حافظ عبدالحق صدیقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے جید علماء کرام اور خطباء تشریف لاتے رہے۔ مرحوم خطابت وتدریس کے ساتھ ساتھ ملک اور بیرون ملک تبلیغی دورے کرتے رہے۔ آپ اپنی جماعتی خدمات کی وجہ سے چھبیس سال تک مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے امیر رہے۔ آپ انٹرنیشنل اسلامک کونسل کے بھی چیئرمین تھے اور انہوں نے انگلستان' کویت' سعودی عرب' جاپان اور دیگر ممالک کے دورے کیے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ آپ ممتاز عالم دین' مصنف' مناظر' مدرس اور دور اندیش سیاسی رہنما تھے۔ عمر نے وفا نہ کی اور آپ جوانی کے عالم میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم کے صاحبزادے مولانا داود ضیاء ایم اے' ان کے منبر ومحراب کے وارث ہیں۔ انہوں نے اس مرکز کی رونق کو دوبالا کر رکھا ہے۔ عتیق یوسف ضیاء ممتاز صحافی اور ایڈیٹرز کونسل کے چیئرمین ہیں۔ طارق ضیاء آرمی میں میجر ہیں' باقی صاحبزادے بزنس کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ مرحوم کی دینی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

گلستانِ نبوت کے سنہرے پھول

تحریر: جناب حکیم مولانا عبدالمجید اظہر

گلستان محمدی ﷺ ایسا خوبصورت اور خوشنما چمنستان ہے جو ہزاروں قیمتی رنگارنگ پھول اور کلیوں سے سجا ہوا ہے۔ موسم خزاں ہو یا بہار کوئی بھی موسم اس کی چمک دمک پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ وہ ہمیشہ ہر وقت سدا بہار رہتا ہے۔ اس میں آنے والا ہر شخص اگر صاف دل و دماغ رکھتا ہو تو گلستان نبوتؐ کے مختلف قسم کے پھول اور کلیاں، کستوری وعنبر نما خوشبو اس کے دل و دماغ کو معطر و منور فرما دیتی ہیں۔ ہاں انسان اس کی خوشبو سے خوب محظوظ ہوتا ہے تو یقیناً اس کے تمام غم، پریشانیاں، بیماریاں اور اس کی زندگی کے سکون کو برباد کر دینے والے بہت سے مسائل اس سے کافور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر روز سیرت النبی ﷺ کے مہکتے پھولوں کی خوشبو سے اپنے جسم کو معطر رکھیں اور آپ کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر فلاح دارین کی سعادت حاصل کریں۔ نبوت و رسالت کے چند ایک سنہرے پھول اہل ایمان کیلئے بطور تحفہ پیش کر رہا ہوں۔

خلوص کی برکات

ہمیں ہر نیکی کا کام کرنے سے پہلی خلوص نیت ضرور کر لینا چاہیے۔ اگر نیت میں اخلاص نہیں تو یہ نیک عمل بھی اجر وثواب کے لحاظ سے مفید نہ ہوگا۔

① حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے، تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح البخاری)

اللہ رب العزت نے انسان کو بہت ہی خوبصورت شکل وصورت سے نوازا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کی بہت سی نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے تو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ان کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتے ہیں۔

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

اسلام میں پاکیزگی

یقیناً اسلام بہت ہی نفیس دین ہے اور صفائی و ستھرائی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو اپنے جسم، لباس اور اپنے متعلقہ ہر چیز کو خوب صاف رکھنا چاہیے۔

③ حضرت ابومالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے۔ (مسلم)

گمراہی سے محفوظ رہنے کا بہترین نسخہ

آج ہماری معاشرتی حالت اس قدر بگڑ چکی ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ضلالت و گمراہی اس طرح اپنے پنجے گاڑ چکی ہے اور اس کے اتنے خطرناک دروازے کھل چکے ہیں، ان تمام گمراہیوں سے بچنے کے لیے ہمارے پاس ایک ایسا عظیم راستہ ہے کہ اگر اسے اپنا لیں تو کسی بھی ضلالت و گمراہی سے متاثر نہ ہوں گے اور نہ ہی ہمیں راہ حق سے ڈگمگا سکتی ہے۔

④ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے جب تلک ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو گے (یعنی ان پر عمل کرو گے) ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن اور دوسرا آپؐ کا فرمان۔ (موطا)

رضائے الٰہی کا بہترین ذریعہ

وہ انسان بہت خوش نصیب ہے جسے مولا بزرگ و برتر کی رضا نصیب ہو جائے۔ آدمی جو بھی بدنی مالی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا مقصد رضائے الٰہی ہی ہوتا ہے۔ بظاہر ایک چھوٹا سا عمل لیکن اس میں یہ تاثیر ہے کہ اس کی وجہ سے انسان اپنے رب تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔

⑤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی صفائی کا بہترین آلہ اور اللہ رب العالمین کی رضا کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (احمد)

مسلمان اور کافر کی پہچان

ہمارے پیارے نبی مکرم ﷺ نے ایک ایسی شاندار چیز ہمیں سمجھائی ہے، اس کی وجہ سے مسلمان اور کافر کی پہچان حاصل ہو جاتی ہے اور آج ہمیں فکر کرنا چاہیے کہ کیا ہم نے اپنی پہچان کو برقرار رکھا ہے یا کھو دیا ہے؟؟

⑥ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اور کافر کے درمیان فرق نماز کا ہے۔ (مسلم) یعنی نماز چھوڑ دینے سے بندہ مسلم کفر کی حد میں داخل ہو جاتا ہے۔

شرک ناقابل معافی جرم ہے

یہ ایک فطری تقاضا ہے کہ انسان جس سے دوستی رکھتا ہے اس کی ہمیشہ خیر خواہی چاہتا ہے۔ اسے ہر شر اور بری چیز سے روکتا ہے تو اس انسان کے کیا کہنے جس کے دوست اور اس کی محبت کے محور و مرکز آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہو پھر حضور علیہ السلام نے اپنے پیاروں کو کیا ہی خوب نصائح فرمائیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میرے محبوب دوست (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے نصیحت فرمائی کہ کسی چیز کو اللہ کیساتھ شریک نہ ٹھہرانا یہ کہ تو کاٹ دیا جائے یا جلا دیا جائے اور نہ ہی جان بوجھ کر فرض نماز کو چھوڑنا۔ (ابن ماجہ)

نبی مکرم ﷺ کی ایک شاندار وصیت

آج ہماری حالت اس قدر مخدوش ہو چکی ہے کہ ہمارے اندر صبر وتحمل اور برداشت جیسی کوئی چیز نہیں رہی۔ ذرا سی بات پر ہم خوب تپش میں آجاتے ہیں۔ بسا اوقات غصہ کی وجہ سے ہمیں ناتلافی نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے، یہ بہت قبیح عادت ہے اس سے کوسوں دور رہنا چاہیے تاکہ پریشانی سے بچا جا سکے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو پچھاڑ دینا بہادری نہیں بلکہ اصل بہادر تو وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

مومن کو دوبارہ غلطی نہ کرنا چاہیے

مسلمان آدمی کو جب معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص موذی ہے اور وہ اسے پہلے دھوکا دے چکا ہو تو پھر ایسے شخص پر دوبارہ اعتبار کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالنا چاہیے اور اس سے محتاط رہنا چاہیے۔ (آزمودہ آز مودن جہل است)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دوبار ڈسا نہیں جاتا۔ (متفق علیہ)

غصہ اور ناراضگی سے بچیں

اگر ہماری کسی مسلمان سے ناراضگی ہو جائے تو طبیعت میں اس قدر تنگی اور سختی آجاتی ہے کہ ہم کافی عرصہ تک اس سے بات کرنا تو دور کی بات سلام لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ دراصل دین اسلام سے ناواقفیت اور دوری کا نتیجہ ہے وگرنہ ایسا نہ ہوتا۔ اچھی بات تو مسلمان کے لیے یہ ہے کہ غصہ دیر سے آئے اور جلدی کافور ہو جائے۔ ناراضگی کی حالت میں بہترین انسان وہ ہے جو درگزر کرے اور ناراضی ختم کرنے میں پہل کرے۔ ہمیں اچھا انسان بننے کیلئے اچھی اور عمدہ صفات اپنانا ہونگی۔

☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے، وہ دونوں جب ملتے ہیں تو ایک کا منہ ایک طرف اور دوسرے کا دوسری طرف، ان دونوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو سلام لینے میں پہل کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

کھانا کھانے کے آداب

کھانا کھانے یا دعوت و طعام کا پروگرام ہو تو یہ بھی آدمی کیلئے کسی امتحان سے کم نہیں، ایسے موقع پر بھی بہت سے سمجھ بوجھ رکھنے والے حضرات بھی خوب بے عقلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ ان کی زندگی کا پہلا اور آخری کھانا ہو۔ حالانکہ یہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ ایسے وقت میں اسلام کے سنہرے اصول اپنا کر خود کو باعزت انسان ثابت کرنا چاہیے۔

☆ حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے قریب اور سامنے سے کھا۔'' (متفق علیہ)

مسلمان بھائی کے چند حقوق

شریعت اسلامیہ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان بھائی پر چھ اہم حقوق مقرر کئے ہیں جن کی ادائیگی کی شرعی اور اخلاقی طور پر پابندی کرنی چاہیے تا کہ خیر خواہی کے جذبے کو فروغ ملے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی کے ساتھ چھ حقوق ہیں: ① مسلم بھائی سے ملاقات کے وقت سلام کرنا، ② اس کی دعوت قبول کرنا، ③ جب مسلم بھائی چھینک لے تو اسے یرحمک اللہ کہے، ④ بیماری کی حالت میں اس کی بیمار پرسی کرنا، ⑤ فوت ہو جانے پر اس کی نماز جنازہ میں شریک ہونا، ⑥ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرے۔ (ترمذی، دارمی)

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے گلستان نبوت سے چند ایک نمونے آپ کی خدمت میں پیش کیے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عمر بھر قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

✦✦✦✦✦

بقیہ میرے قائد میرے امیر

سیٹ کے حوالے سے بڑا جذباتی تھا۔ مجھے ایک معروف عالم دین کے الفاظ ابھی تک یاد ہیں کہ عبدالمالک! تم تو اس طرح جذباتی ہو گویا الیکشن ساجد میر نہیں تم لڑ رہے ہو۔ میں نے انہیں کہا: جناب! درحقیقت یہ الیکشن ساجد میر صاحب نہیں بلکہ یہ اہل حدیث لڑ رہا ہے۔ یہ ان کی جیت یا ہار نہیں بلکہ یہ ہر اہل حدیث کی عزت کا سوال ہے۔ اس قسم کی خوشیوں پر مٹھائی تقسیم کرنا تو ہمارے لیے عام سی بات تھی۔ دارالسلام میں ایسے موقعوں پر احباب اکٹھے ہو جاتے اور ہم خوشیاں آپس میں شیئر کر لیتے۔ اخبارات سے بھی رابطہ تھا، ہم ان کو خبریں بھجواتے تو وہ انہیں اہمیت دیتے۔

پروفیسر ساجد میر صاحب بنیادی طور پر استاد ہیں۔ وہ کافی عرصہ تک ٹائیگر یا میں انگلش زبان پڑھاتے رہے۔ ان کی انگلش زبان بڑی عمدہ ہے۔ میں نے جب کبھی کوئی لفظ بولنے میں غلطی کی انہوں نے فوراً اصلاح کر دی۔ اس طرح وہ ایک چلتا پھرتا سکول ہیں۔

دارالسلام ایک وقت میں انگلش میں خوب کتابیں شائع کر رہا تھا۔ ہمارے مترجمین میں امریکی، برطانوی اور دیگر لوگ شامل تھے۔ مؤلفین کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو ادیب ثابت کرنے کے لیے مشکل سے مشکل الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں۔ ایک دن پروفیسر صاحب مجھے کہنے لگے کہ مجاہد صاحب! میری سمجھ سے باہر ہے کہ جب دینی کتب کا ترجمہ ہوتا ہے تو مشکل انگلش کیوں لکھی جاتی ہے۔ دینی کتابوں میں ایسی انگلش لکھی جاتی ہے کہ عام آدمی کو اس کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ اس طرح دینی کتب عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہوتی ہیں۔ میں خود بھی اس بات کے خلاف ہوں کہ دینی کتب میں مشکل انگلش استعمال کی جائے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے مجھے کہا تھا کہ ہم نے لوگوں کو انگلش زبان نہیں سکھانی۔ آسان انداز میں لٹریچر پیش کیا کریں۔ خیر اس کے بعد میں نے آرڈر جاری کر دیا کہ جو بھی دارالسلام سے کتب شائع ہوں گی ان کی زبان نہایت آسان ہوگی۔

ضرورت حافظہ قاریہ

تجربہ کار حافظہ قاریہ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ رابطہ حافظہ قاریہ خود کریں۔

رابطہ: جامعہ ابی بکر للبنات، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

0300-8828891 - 0322-9797261

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمدللہ الاسلام ڈائری 2015ء بائینڈنگ کے مرحلہ میں ہے، احباب جماعت اپنے آرڈرز جلد بھجوائیں تا کہ ڈائری دفتر آنے پر جلد ان کی خدمت میں ارسال کی جا سکے۔

عام قیمت فی ڈائری ..... 350/- روپے

مجلہ ''اہل حدیث'' کے معاونین سے ..... 300/- روپے

نوٹ ڈائری وی پی نہیں کی جائے گی۔

رابطہ: ادارہ الاسلام ڈائری، دفتر ہفت روزہ اہل حدیث چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ۔ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-37720257 - 055-4443265

Weeklyahlehadith@yahoo.com

یادِ رفتگان

آہ! شیخ القرآن علامہ عبدالسلام رستمی رحمہ اللہ

تحریر: جناب حافظ ریاض احمد عاقب

جماعتی احباب کے ہی حلقے یہ افسوسناک خبر سن کر بے حد افسردہ ہوئے کہ جماعت اہل حدیث کے عظیم عالم دین، محقق دوراں ومفسر قرآن علامہ عبدالسلام رستمی رحمہ اللہ طویل علالت کے بعد ۲۳ محرم ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۷ نومبر ۲۰۱۴ء سوموار کی شام پشاور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ موصوف اپنے وقت کے جید عالم دین، عظیم مدرس، بلند پایہ مصنف، بہترین مربی ومبلغ اور نکتہ شناس مفسر قرآن تھے۔ وہ اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود زُہد وورع کے پیکر، قناعت پسند، خاموش طبع، سادہ مزاج اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔

علامہ موصوف ۱۹۳۸ء میں مردان کے علاقے رستم میں محترم سید عبدالرؤف رستمی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم رستم کے ایک مدرسہ میں حاصل کی بعد ازاں جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں مولانا عبدالرحمٰن بہبودی اور مولانا عبدالشکور سے شرف تلمذ تہہ کیا اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ ومولانا طاہر پنج پیری سے دورہ تفسیر میں مہارت حاصل کی۔ فراغت کے بعد مدرسہ اسلامیہ میاں والی اور مدرسہ محمودیہ گوجرانوالہ میں مختلف اوقات میں پڑھاتے رہے۔ بعد ازاں ۱۹۶۷ء میں اپنے علاقہ رستم میں واپس آ گئے اور جامعہ تعلیم القرآن کے نام سے ایک اسلامی ادارہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ساری زندگی درس وتدریس، تبلیغ وارشاد اور تصنیف وتالیف میں بسر کر دی۔ آپ سے ہزاروں تشنگانِ علم نے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ علامہ ممدوح ماہ رمضان میں مدرسہ عربیہ بڈ پیر صوبہ خیبر پختونخواہ میں ہر سال دورۂ تفسیر کرواتے تھے، جس میں ملک کے طول وعرض سے صاحب ذوق طلبہ شرکت کرتے اور آپ کے علمی، تفسیری نکات سے خوب استفادہ کرتے تھے۔

تفسیر قرآن میں علامہ موصوف بڑے ماہر تھے۔ آپ کے پڑھانے کا انداز انتہائی مؤثر وخوبصورت ہوتا تھا۔ جن لوگوں نے آپ کے حلقۂ درس میں بیٹھ کر استفادہ کیا ہے وہ آپ کو اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہیں۔

علامہ موصوف شیخ القرآن کے لقب سے اسی وجہ سے معروف ہوئے کہ آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ شیخ علامہ محمد امین اللہ پشاوری رحمہ اللہ کا نام بھی آپ کے فیض یافتگان میں شامل ہیں۔

علامہ موصوف نے ساری تعلیم حنفی مدارس میں رہ کر حاصل کی اور آپ پہلے فقہ حنفی پر عامل تھے۔ آپ کے عامل بالکتاب والسنۃ ہونے کا واقعہ قابل سماعت ہے۔ ایک جگہ جلسہ تھا جس میں علامہ صاحب اور آپ کے استادِ گرامی مولانا طاہر پنج پیری کو مدعو کیا گیا۔ آپ کو جو موضوع دیا گیا وہ یہ تھا کہ ایک طرف فقہ حنفی ہو اور دوسری طرف حدیث رسول ہو تو کس کو ترجیح دی جائے گی؟ تو انہوں نے اپنی تقریر میں حدیث رسول کو فقہ حنفی پر ترجیح ثابت کی اور فرمایا کہ میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ حدیث کے مقابلہ میں کسی اور چیز کو ترجیح دوں۔ اس وقت سے لوگوں نے آپ کو اہل حدیث کہنا شروع کر دیا۔ آپ نے اس واقعہ سے کافی سال بعد باقاعدہ اہل حدیث ہونے کا اعلان کیا جس سے تقلیدی حلقوں میں بڑا کہرام بپا ہوا۔

مولانا عبدالسلام رستمی عربی، پشتو اور اردو زبان پر کامل مہارت رکھتے تھے۔ ان تینوں زبانوں میں آپ نے متعدد کتب اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ پشتو زبان میں تفسیر ''احسان الکلام''، ''الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات''، ''تحفة السجن''، ''ترتیب الجهاد بضد أهل الإلحاد''۔ عربی زبان میں ''التبیان فی تفسیر علوم القرآن''، ''توجیه المناظرین إلی مقاصد الکتاب المبین''، ''تنشیط الاذهان فی أصول القرآن''، ''بدر الصلوة فی مستخرجات الأحادیث المشکوة'' اور اردو زبان میں ''المنهاج المستقیم فی دعوة القرآن الکریم'' اور ''انکار حدیث انکار قرآن تک'' قابل ذکر ہیں۔ مؤخر الذکر کتاب منکرین حدیث کے رد میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ شیخ موصوف نے قرآن مقدس کی نصوص قطعیہ سے منکرین حدیث کا دندان شکن ومسکت جواب دیا ہے۔ آپ کی اکثر تصانیف خدمت قرآن پر ہیں جن میں علمی وتحقیقی نگارشات ہیں جو اصحاب ذوق وارباب علم کے لیے گوہر نایاب سے کم نہیں۔

شیخ کے اخلاف میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ آپ کے فرزندوں میں شیخ ابوسعید ﷾ آپ کی مسند کے حقیقی جانشین ہیں۔ وہ ایک جید عالم دین اور وسیع المطالعہ فاضل شخصیت کے مالک ہیں۔ باقی بیٹے عبدالصبور، عبدالباسط، عبدالبصیر اور محمد زکریا بھی والد گرامی کے مشن کو آگے بڑھانے میں ممد ومعاون ہیں۔ راقم الحروف کی ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ جماعت کے جید عظیم علمائے کرام وفضلاء عظام سے ملاقات ہو اور ان سے استفادہ کیا جائے۔ راقم نے مولانا عبدالسلام رستمی رحمہ اللہ سے دو سال قبل ملاقات کا پروگرام بنایا تھا لیکن بعض ایسے عوارض وشواغل آڑے آئے کہ ان کی شرف لقاء سے محروم رہا۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

آہ! شیخ القرآن علامہ عبدالسلام رستمی رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے کی حسرت پوری نہ ہو سکی۔ ﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ﴾

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شیخ القرآن کی جمیع حسنات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین! ہم مولانا ابوسعید اور تمام پسماندگان کے شریکِ غم ہیں۔

❁❁❁❁❁

خطبہ جمعۃ المبارک

❁ جامعۃ اشاعۃ الاسلام 149/E.B عارفوالہ میں 19 دسمبر 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق طاہر نے ارشاد فرمایا۔ اس کا اہتمام مولانا ساجد الرحمٰن ایم اے وارا کین جماعت نے کیا۔

منجانب: قاری بلال شاد، شعبہ نشر واشاعت جامعہ ہذا

طب وصحت

مسواک

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

''صحت اَسنان صحت انسان'' یعنی جس کے دانت اچھے اس کی صحت اچھی۔

اگر دانت درست نہ ہوں تو اعضائے جسم کی درماندگی وبوسیدگی کا باعث بنتی ہے جس سے جسمانی صحت متاثر ہوتی ہے۔ صاف ستھرے، چمکیلے اور سفید دانت نہ صرف خوبصورتی وتندرستی کا باعث ہوتے ہیں بلکہ جسم کی جاذبیت اور صحت جسم میں اضافہ کرتے ہیں۔ دانتوں کو مضبوط بنانے اور نظام ہضم کے فساد سے بچنے کے لیے دانتوں کو باقاعدگی سے صاف کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر دانتوں کی مناسب صفائی کا خیال نہ رکھا جائے تو دانت بوسیدہ اور مسوڑھے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح یہ خرابی مسوڑھوں میں پیپ اور خون کی تراوش کا باعث بنتی ہے۔ اس کے نتیجے میں منہ سے بدبو اور پھر بدبو دار سانس انسان کو کسی مجلس میں بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑتا۔ ان حالات میں جو غذا لی جائے وہ دانتوں اور مسوڑھوں کی خراب رطوبات کے ساتھ معدہ میں جا کر فساد ہضم کا سبب بنتی ہے جس سے کئی دوسرے اعضاء متاثر ہوتے ہیں اور صحت ختم ہوتی اور جسم امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ذرائع ابلاغ پر دانتوں کی صفائی کے لیے مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ بڑے دعووں کے ساتھ مشہوری کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ کسی میں فلورائیڈ شامل ہے تو کسی میں لونگ کا تیل، ان کو خوشبودار بنانے کے لیے مختلف نباتات سے حاصل کردہ ست (Essence) بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی چینلز) آج کے دور کا اہم ذریعہ ابلاغ ہے۔

عوام کی ایک بڑی تعداد اس سے متاثر ہوتی ہے، ہو سکتا ہے کہ ان ٹوتھ پیسٹوں کے کچھ فوائد بھی ہوں مگر یہ فطرت کی اشیاء کا مصنوعی متبادل تو ہوتے ہیں لیکن ان خصوصیات کے حامل نہیں ہوتے۔ بازار میں ملنے والے مختلف قسم کے برانڈ کاروباری اور مصنوعی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باوجود دانتوں کے امراض بڑھ رہے ہیں۔ جوانی اور بڑھاپا ہی نہیں بچپن میں ہی دانت نکلوائے جا رہے ہیں۔ دانتوں پر لاکھ اور دانتوں میں سوراخ اس کے علاوہ ہیں۔ سائنسدانوں کا یہ کہنا ہے کہ انسان کے دانت چھوٹے ہو رہے ہیں مگر یہ عمل سست رفتاری سے واقع ہے۔ نوے ہزار سال قبل کے انسان کے دانت آج کے انسان کے مقابل دوگنا تھے۔ امریکہ کی مشی گن یونیورسٹی میں کئی سالوں سے دانتوں پر تحقیق جاری ہے ان تحقیق کاروں کا کہنا ہے کہ پہلے کا انسان موٹا اناج کھاتا اور جفاکش تھا مگر اب جدید مشینی زندگی کی سہولتوں کے باعث باریک پسی ہوئی اشیاء ملتی ہیں۔ انسان کی صحت کا معیار گر رہا ہے۔ پہلے لوگ گنا دانتوں سے چھیل کر چوسا کرتے تھے اب گنڈیریاں آگئیں اور کون گنا چوسنے کی زحمت کرے؟ اس لیے اب گنے کے رس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے دانت مسوڑھوں میں نہیں رہتے بلکہ مسوڑھے بھی کمزور ہو رہے ہیں۔ جسم کو توانائی غذا سے ملتی ہے۔ اگر دانت صحت مند نہ ہوں تو غذا صحیح طور پر ہضم ہوگی اور نہ جسم تندرست رہے گا۔

دانتوں کے امراض سے بچنے کے لیے مسواک کا استعمال ناگزیر ہے۔ فطرت انسانی صحت کے لیے بہت فیاض ہے۔ دانتوں کے لیے مسواک ہمیشہ دستیاب رہتی ہے۔ مسواک کے نرم ریشے ہی دانتوں میں موجود جراثیم کش مادہ دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض ختم کر سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی دانتوں کی صحت کے لیے مسواک پر زور دیا گیا ہے۔ یہ سنت بھی ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا ثواب بھی ہے اور فوائد بھی۔ تقریباً سات صدیاں قبل سے مسواک کا استعمال ہو رہا ہے۔ اہل عرب اسے بہت مفید خیال کرتے ہیں مگر جدید دور نے جہاں انسان کو آسائشوں کا عادی بنا دیا ہے وہاں وہ اب مسواک کی بجائے ٹوتھ پیسٹ کا عادی بن رہا ہے۔ اسلامی ممالک میں نماز جمعہ کے بعد مساجد کے باہر مسواک فروخت ہوتی ہے لیکن اس کا استعمال کم ہو گیا ہے۔ مگر آسانی سے مل جاتی ہے۔ یہ ایک پنسل کے سائز کی لکڑی نما ہوتی ہے۔

مسواک کی اقسام:

نیم، کیکر، پھلاہی، زیتون اور سکھ چین۔ مگر ہمارے ہاں پیلو، کیکر اور نیم کی لکڑی سے بنی مسواک زیادہ مقبول ہے۔ پیلو میں موجود ٹینک ایسڈ مسوڑھوں میں موجود ردی رطوبات کو دور کر کے انہیں خشک کرتا ہے۔ اس میں موجود فلورائیڈ دانتوں کے انحطاط کو روکنے اور ان کے چمکانے میں کارآمد ہے۔ اس میں موجود ونامن سی دانتوں کو صحت مند رکھتا اور کلورین جراثیم کش اثرات رکھتا ہے۔ کیکر کی مسواک دانتوں کو مضبوط، صاف کرتی ہے۔ منہ سے بدبو ختم کرتی ہے اور نظر کو فائدہ دیتی ہے۔ نیم کی مسواک کڑواہٹ کے باعث معروف ہے تاہم منہ سے ردی رطوبات کا اخراج کرتی ہے جس سے منہ صاف اور دانت چمکدار ہوتے ہیں اور دانتوں کے اندر پھنسے غذائی اجزاء نکالتی ہے۔ جراثیم کش ہے۔

مسواک کے استعمال سے زبان میں فصاحت اور بلاغت جیسی خوبی پیدا ہوتی ہے۔ مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک پانی بھرے گلاس میں اس کا سرا بھگو دیں کچھ دیر بعد جب وہ نرم پڑ جائے تو دانتوں سے گیلے حصے کو کچل چھیل کر ٹوتھ برش کی طرح بنا لیں۔ پھر اس حصے سے دانتوں کو اچھی طرح رگڑیں۔ پانچ منٹ تک مسواک کرنا کافی ہے۔ ہر چوبیس گھنٹے بعد مسواک کا وہ حصہ کاٹ کر باقی ڈنڈی سے الگ کر دیں جو استعمال کیا گیا ہے۔

خشک مسواک استعمال نہ کریں کیونکہ یہ مسوڑھوں کو زخمی کر سکتی ہے۔ نیز اپنی جراثیم کش (دافع عفونیت) خصوصیت کھو دیتی ہے۔

مسواک کی خصوصیات:

- یہ جراثیم کش (انٹی بایوٹیک) ہے۔
- یہ دافع عفونیت (انٹی سپٹک) ہے
- دانتوں کو کیلشیم اور کلورین فراہم کرتی ہے۔
- دانتوں کے درمیان موجود غذائی ریشے نکال دیتی ہے۔
- منہ سے بدبو ختم کرتی ہے، مسوڑھوں کی حفاظت کرتی ہے۔
- دانتوں کو چمک دار بناتی ہے۔ بھوک بڑھاتی اور نظام ہضم درست رکھتی ہے۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

ضروری اعلان

- اہل علم حضرات بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ کے تلامذہ سے اپیل ہے کہ حضرت کی مفصل اور جامع سوانح حیات مرتب کی جا رہی ہے۔ اس لیے حضرت کے تلامذہ اور متعلقین اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مضامین اور دیگر معلومات فراہم کریں۔

منجانب: (قاری) ابوبکر العاصم 0321-4862936
المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن جامع مسجد لسوڑے والی، بنگلہ ایوب شاہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

اخبار الجماعۃ

جمعیۃ الہدیٰ الخیریۃ پاکستان کی تھرپارکر (سندھ) میں فلاحی سرگرمیاں

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے نائب امیر اور جمعیۃ الہدیٰ الخیریۃ پاکستان کے سربراہ سید عبدالحنان شاہ صاحب نے تھرپارکر (سندھ) کا پندرہ روزہ دورہ کیا۔ انہوں نے تھرپارکر کے لوگوں کے لیے دس ملین روپے کا فوڈ پیکج اور میڈیکل کیمپس لگائے۔ اس طرح تھرپارکر، اسلام کوٹ، مٹھی، چھاچھرو، ڈیلو اور نوکوٹ میں دو ہزار خاندانوں میں آٹا، چینی، چاول، گھی، کھجور، خشک دودھ، دالیں اور چائے کے پیکٹ تقسیم کیے۔ انہوں نے تھرپارکر کے مضافاتی علاقوں میں میڈیکل کیمپس لگائے جس سے پانچ ہزار مریضوں کا فری چیک اپ اور فری ادویات دی گئیں۔ اس طرح ہر کیمپ لگانے کے دوران دعوت وتبلیغ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ لوگوں نے جمعیۃ الہدیٰ الخیریۃ پاکستان کے مندرجہ بالا فلاحی اقدامات کو سراہا۔ اس دورہ کے دوران سید عبدالحنان شاہ صاحب سربراہ جمعیۃ الہدیٰ الخیریۃ پاکستان کے ہمراہ محترم الشیخ عبدالناصر صاحب، مجاہد ثوبان صاحب، علامہ نسیم بابر، مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ژوب کے ذمہ داران فہد ظریف اور مولانا ارشاد تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعیۃ الہدیٰ الخیریۃ کے ذمہ داران کو جزائے خیر اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: (مولانا) مبشر احمد مدنی،
چیئرمین فنانس کمیٹی پیغام ٹی وی

سالانہ اہل حدیث کانفرنس

13 جنوری بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد مرکز اہل حدیث بھوآنہ ضلع چنیوٹ میں سالانہ اہل حدیث کانفرنس منعقد ہورہی ہے جس میں مولانا محمد نواز چیمہ (گوجرانوالہ)، مولانا سرفراز حیدر (جوہرآباد) خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: ممتاز احمد چدھڑ، امیر وانتظامیہ مرکز بھوآنہ

ضرورت رشتہ

بیٹا طالب علم ایم اے اکنامکس برسر روزگار، بیٹی (زیر تعلیم) ایم اے اکنامکس پنجاب یونیورسٹی، اہل حدیث جٹ فیملی شہری آبادی سے رابطہ کریں۔

رابطہ: نصراللہ چٹھہ 0308-4343398

اعترافِ خدمات اور تقریبِ اعزاز

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی قیادت حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور حافظ فیصل افضل شیخ نے فیصلہ کیا کہ حالیہ سیلاب میں جن ذمہ داران اور کارکنان نے دکھی انسانیت کی خدمت کرکے شرف انسانیت کو پایا ہے، ہم انھیں تنظیمی طور پر اعزاز سے نوازیں اور ان کی خدمات کے اعتراف میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کریں جو کہ بفضل الٰہی 2 نومبر 2014 بروز اتوار مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز صبح 10 بجے ہوا۔ حافظ عبدالماجد ادریس نے پرسوز آواز میں تلاوت کلام حکیم فرمائی، حافظ فیصل افضل شیخ مرکزی سیکرٹری جنرل نے اس پروقار تقریب ''تقریب اعزاز'' کے انعقاد کا مقصد بیان کیا اور سرفروشان ملت، اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے شاہینوں شہبازوں کو بے مثال اور لازوال خدمت کرنے پر خراج تحسین پیش کیا۔ بعدہ حافظ فیصل افضل شیخ نے اسٹیج کی ذمہ داری راقم (محمد ابراہیم محمدی) کے سپرد کی۔

حالیہ سیلاب میں متاثرہ علاقوں میں خدمت کی تاریخ رقم کرنے والے دوستوں میں سے چند اہم افراد کو دعوت سخن دی گئی۔ ان میں نعمت اللہ ظفر، وزیرآباد۔ محمد طارق ڈاہر، چنیوٹ۔ عبدالوحید بٹ، نارووال۔ عمر فاروق کیلانی، گوجرانوالہ۔ عبدالوحید عاصم، سرگودھا۔ حافظ قسیم شیخوپوری، حافظ عبداللطیف، شیخوپورہ۔ لیاقت علی راشد، قصور۔ طلحہ زبیر، لیہ۔ حافظ محمد عمران تبسم، حافظ آباد۔ حافظ سلمان اعظم، ڈسکہ نے خدمات کے حوالہ سے شرکاءِ اجلاس کو بریف کیا جس سے حوصلے بلند ہوئے اور ولولہ تازہ ملا کہ اللہ کے فضل وکرم سے اہل حدیث یوتھ فورس نے واقعتاً سب سے بڑھ کر اور سب سے پہلے پہنچ کر متاثرین کو صاف پانی، پکا ہوا کھانا، خشک راشن، بستر، کپڑے اور ادویات پہنچا کر دکھی انسانیت کی خدمت کرکے اپنا فرض ادا کیا۔

اس دوران قائد ملت سلفیہ پروفیسر علامہ سینئر حافظ ساجد میر حفظہ اللہ تشریف لائے، امیر محترم نے دکھی انسانیت کی خدمت کرنے کے جذبہ کو بے حد سراہا اور انھوں نے فرمایا کہ یہ خدمت کا کام ہر حال میں ہوتے رہنا چاہیے۔ دکھی انسانیت کی خدمت بلا امتیاز مذہب ومسلک کرنی چاہیے یہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ امیر محترم نے جہاں اس فعل خیر پر سیر حاصل گفتگو کی اس کے ساتھ ساتھ اہل حدیث یوتھ فورس کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ میرے علم میں ہے کہ اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوان مختلف مقامات پر ڈسپنسریوں، واٹرفلٹر پلانٹس، میڈیکل کیمپ، فری ایمبولینس سروس اور ہنگامی حالات میں ہر ممکن امداد پہنچاتی رہتی ہے۔ اس کام کے اندر مزید بہتری لائیں اور مستقل بنیادوں پر یہ کام ہوتے رہنا چاہیے۔ امیر محترم نے امتیازی حیثیت سے خدمت کا فریضہ ادا کرنے والے نوجوانوں کو اپنے دست مبارک سے اعزازی شیلڈز دیں۔ بعد ازاں امیر محترم کو اس تقریب میں تشریف لانے پر بطور اظہار تشکر انھیں ایک اعزازی شیلڈ پیش کی گئی جو مرکزی صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور حافظ فیصل افضل شیخ نے پیش کی۔ اس کے علاوہ بطور اظہار تشکر مولانا مبشر احمد مدنی، امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ، محمد طاہر شیخ، حافظ شاہد امین، قاضی ریاض قدیر کو شیلڈز پیش کی گئیں۔

اس پروقار تقریب سے امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ، قاضی ریاض قدیر، محمد طاہر شیخ، میاں مختار احمد عثمانی، حافظ شاہد امین، مولانا حافظ عبدالحمید عامر، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب ودیگر قائدین نے دوسری نشست میں خطاب کیا۔ دوسری نشست میں تلاوت وترانہ کے بعد قائد یوتھ فورس حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے خصوصی خطاب فرمایا اور شرکاءِ اجلاس کو تشریف لانے پر خوش آمدید کہا۔

انہوں نے جہاں تمام اضلاع، تحصیلوں اور شہری تنظیموں کے کام کی تعریف کی انھوں نے سیلاب متاثرین کی خدمت کرنے والے احباب جماعت، کارکنان کے ساتھ ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث، دارالسلام ٹرسٹ، علوی ٹرسٹ و دیگر بہت سے معاونین کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ جن کا قدم قدم پر ہر لمحہ تعاون اہل حدیث یوتھ فورس کو حاصل رہا۔ کارکنان اور ذمہ داران نے امتیاز احمد مجاہد، قاضی ریاض قدیر، رانا خلیق خاں پسروری، حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، نعمت اللہ ظفر، محمد طاہر شیخ، محمد طارق ڈاہر، حافظ سلمان اعظم، حافظ محمد عمران تبسم، حافظ منظور الٰہی، میاں عامر ظہیر، عبدالوحید عاصم، میاں مختار احمد عثمانی، حافظ شاہد امین، رانا خلیق خان پسروری کے ہاتھوں شیلڈز حاصل کیں۔ اس کے ساتھ ہی تقریب اعزاز اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کے لیے طعام کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

رپورٹ: جناب مولانا محمد ابراہیم محمدی

خطبہ جمعۃ المبارک

2 جنوری 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامعہ فاروقیہ اہل حدیث نظام آباد میں مولانا ملک منیر اعوان امیر ضلع سیالکوٹ نے ارشاد فرمایا۔ خطبہ میں مولانا نے سانحہ پشاور کی شدید مذمت کی اور مجرموں کے خلاف سخت کاروائی کا مطالبہ کیا۔ اجتماع میں سامعین کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آخر میں مولانا نے سانحہ پشاور کے شہداء اور سماجی رہنما حمید اختر چدھا کی والدہ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی۔

منجانب: حاجی شفیق کھوکھر وارا کین جامعہ ہذا

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا محمد ابراہیم ڈاہروی کو صدمہ!

مولانا محمد ابراہیم ڈاہروی لاہور اور قاری محمد اسماعیل کے والد محترم بابا محمد سلطان صاحب 76 برس کی عمر میں 23/24 دسمبر 2014ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم تہجد گزار، صابر و شاکر شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا زید نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء، حفاظ سمیت ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین!

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی، کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کے سینئر رہنما مولانا قاری غلام مصطفیٰ کی والدہ محترمہ مؤرخہ 21 دسمبر بروز اتوار قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ محترم قاری غلام مصطفیٰ صاحب نے خود ہی گاؤں ساہنکے ضلع گوجرانوالہ میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جماعت کے شہری ذمہ داران و دیگر علماء کرام، سیاسی و سماجی عمائدین کی کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اگلے دن جامعہ محمدیہ اہل حدیث جی ٹی روڈ کے اساتذہ کرام، صوبائی نائب امیر جناب میاں محمد سلیم شاہد اور دیگر احباب جماعت بھی تعزیت کے لیے پہنچے۔ جناب قاری غلام مصطفیٰ صاحب نے والدہ کی وفات پر نماز جنازہ میں شریک ہونے، اظہار تعزیت کرنے والے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا ہے۔ قاری صاحب کا رابطہ نمبر: 0321-6470725

منجانب: محمد ابرار ظہیر سیکرٹری اطلاعات پنجاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنما ڈاکٹر محمد حسن کی ہمشیرہ معروف شاعر قاری سردار محمد کی اہلیہ اور تحصیل گوجرہ کے ناظم نشر و اشاعت محمد سرفراز حسین کی پھوپھی جان انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ کے بعد گوجرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کی کثیر تعداد افراد نے شرکت کی۔ قارئین سے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت اور قاری سردار محمد صاحب کی صحتیابی کے لیے دعا کی اپیل ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق امیر مولانا عبدالجبار انصاری مرحوم کے بھائی حاجی محمد احمد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں ہر مکتبہ فکر سے کثیر افراد نے شرکت کی، نماز جنازہ مولانا صاحبزادہ برق التوحیدی نے پڑھائی۔

منجانب: محمد سرفراز حسین، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

قاری سیف اللہ کو صدمہ!

قاری سیف اللہ لاہور کا جواں سالہ بھتیجا مولانا حافظ محمد عرفان 30 برس کی عمر میں ٹرک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کے بعد 24 دسمبر 2014ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم شریف النفس، مہمان نواز، خوش اخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور بیوہ شامل ہیں۔ ان کی نماز جنازہ حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں دینی، سیاسی و سماجی احباب سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی، کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

پچھلے دنوں مولانا محمد زبیر صاحب جو سوہدرہ تحصیل وزیر آباد میں امام مسجد تھے بعد میں فیصل آباد منتقل ہو گئے تھے، سدھار بائی پاس جھنگ روڈ پر ایک مسجد اور مدرسہ کو کافی محنت اور جدوجہد سے تعمیر کیا، وفات پا گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات قبول فرمائے، بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے۔ مولانا محمد زبیر کے بیٹے حافظ محمد اسماعیل کا رابطہ نمبر: 0345-6291183

قاری عبدالستار قاسم، مال چک 67 ر ب، جڑانوالہ، فیصل آباد

32 اجزاء سے تیار کردہ
فیضن
معجون قوت دماغ زعفرانی
دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ
● ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
● چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
● نظام ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
● ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین و حضرات میں یکساں مفید
● معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
● مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت
قیمت -/1200 روپے
وزن 600 گرام
قیمت -/650 روپے
وزن 300 گرام
پاکستان بھر میں
بذریعہ ڈاک
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیضن
no side effects
عرقِ نایاب
2 کسر
قیمت 1200 روپے
موٹاپا، گیس، بدہضمی اور بڑھے ہوئے پیٹ کا مکمل علاج
فیضن عرق نایاب
100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پہنچ کر فالتو چربی کو پگھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذب نظر بناتا ہے۔
فیضن عرق نایاب کے فوائد
○ موٹاپا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
○ چہرے کے کیل مہاسے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
○ جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بدہضمی، کھٹی ڈکاریں
قے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری کیلئے مفید۔
4 سے 7 پاؤنڈ یعنی وزن کم کریں
پاکستان بھر کے تمام بڑے شہروں میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577
لاجواب معجون
زعفران | شہد
عنبر | جوہر آہن
مرچ سیاہ | بادیان
عناب | گل سرخ
اسطوخودس | الائچی خورد
مغز تربوز | گوند کتیرہ
آملہ | مغز کدو
فیضن FOODS
Faisal Foods
فیضل سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپرسٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

سیرۃ النبی ﷺ

حسین انسانیت کی سیرت پر منفرد اسلوب کی حامل یک جامع کتاب

تالیف علامہ شبلی نعمانی علامہ سید سلیمان ندوی

✓ پہلی مرتب آیات قرآنیہ، احادیث اور روایات کی مکمل تخریج
✓ قدیم نسخوں سے تقابل و موازنہ ✓ تقابل کے بعد تصحیح کی تصحیح

مکتبہ اسلامیہ
042-37244973 - 37232369
041-2631204 - 2641204

ضرورت ہے

کتاب وسنت کی اشاعت کے معروف ادارے مکتبہ اسلامیہ کو ایک محنتی اور دیانت دار اکاؤنٹینٹ (Accountant) کی ضرورت ہے۔

امیدوار حضرات تعلیمی اسناد اور سرٹیفکیٹ کے ہمراہ درج ذیل پتے پر فوری رابطہ کریں۔

مکتبہ اسلامیہ
0300-8661763
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
maktabaislamiapk@gmail.com

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "**جوہر نایاب**" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

سیرۃ النبی ﷺ پر ایک بہترین اور جامع کتاب

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ اڈیشن

4 مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

رحمۃ للعالمین ﷺ

تخریج شدہ اڈیشن

تالیف: قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

تخریج و تصحیح: پروفیسر حافظ محمد اصغر

شائقین نبوی ﷺ کے لیے رحمۃ للعالمین امتیازی خوبیوں کے ساتھ پیش خدمت ہے

اس کتاب میں قرآن وسنت، قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل) اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

ملنے کا پتا

لاہور: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

اسطوانہ

حج وعمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

ایجنٹ

عمرہ ویزہ حاصل کریں

15 سال سے اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف عمل

نوٹ

اکانومی پیکج کے ساتھ ساتھ 3-4-5 سٹارز پیکجز بھی دستیاب ہیں۔

حج آرگنائزمنٹ نمبر 13407

چیف ایگزیکٹو

حکیم کرامت اللہ

ریٹائرڈ O.T ٹیچر

0300-4619256

0321-4619256

فنانس سیکرٹری

ابو عبداللہ غلام نبی خادم

ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث

چک نمبر 17 شمالی

0336-4236117

زیر نگرانی

مولانا شاعر اسلام سبحانی

نذیر احمد

0323-4315701

ہیڈ آفس

A-60 ماڈرن کالونی پیسکو روڈ، نزد امتیاز ہائی سکول، کوٹ لکھپت لاہور

فون 042-35943765 فیکس 042-35943766

E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کر چلا ہوں صدیوں گلشن کی فضاء مجھے یاد کرے گی!

حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی حفظہ اللہ

2015

27 مارچ جمعہ

28 مارچ ہفتہ

29 مارچ اتوار

سہ روزہ

سیرۃ النبی کانفرنس

صلی اللہ علیہ وسلم

خانپور

الشاہ الرحیمی

زیر امارت

میجر (ر) تنویر احمد صاحب

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان حفظہ اللہ

زیر صدارت

مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان حفظہ اللہ

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور رحیم یار خان کے زیر اہتمام 39 ویں سالانہ سہ روزہ عظیم الشان آل پاکستان اہل حدیث "سیرت النبی کانفرنس" بتاریخ 29،28،27 مارچ، بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اعلیٰ روایات اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ کانفرنس میں قائدین اہل حدیث کے علاوہ ملک بھر سے محدثین، مفکرین، مجاہدین، دانشور، علماء، خطباء، قراء و شعراء اور زعمائے ملت کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب و اخوان کے متعلقین، مخلصین اور فیض یافتگان بطور خاص تواریخ نوٹ فرمالیں اور کانفرنس کی شاندار کامیابی کیلئے ابھی سرگرم عمل ہو جائیں۔

جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور رحیم یار خان

شعبہ دعوت و تبلیغ

الدال علی الخیر کفاعلہ والقوم فداع